# صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم اپریل 2008 بمطابق 23 ربیع الاول 1429 ہجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور ترجمہ

**اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**قُلِ ٱللَّهُمَّ مَـٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ O تُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔**

(ترجمہ): کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! اسفندیار ولی خان صاحب، اعظم خان هوتی صاحب او افراسیاب خټک صاحب د میلمنو گیلرئ کښې ناست دی، مونږه دوئ ته ویلکم کوؤ او د دوئ په راتگ باندے مونږه فخر کوؤ او زهٔ شکر گزار یمه چه تاسو ماله ټائم را کړو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

## پاک افغان سرحد کے بارے میں امریکی خفیہ ادارے کے سربراہ کا بیان

سید محمد صابر شاہ: آج جو معزز مہمان یہاں تشریف رکھتے ہیں، اسفندیار ولی خان صاحب، ہوتی صاحب اور افراسیاب خٹک صاحب، میں بھی ان کو یہاں، وہ اس ہاؤس کی آج کی کارروائی دیکھنے کیلئے مہمان گیلری میں بیٹھے ہیں، خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب سپیکر میں جس مسئلے پر آپ کی توجہ، جو انتہائی حساس بھی ہے اور اہم ہے اور جو انتہائی خطرناک بھی ہے اور جس مسئلے کی وجہ سے پورے صوبے کے اندر، یقیناً پورے پاکستان کے اندر لیکن بالخصوص صوبہ سرحد کے اندر، عوام کے اندر ایک بے چینی اور خوف اور ایک اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اور ایسا مسئلہ ہے جی کہ اس کو اگر آج ہم یہاں پر اس لاکر اور اس کیلئے ہم کوئی لائحہ عمل مرتب نہیں کرینگے تو اس کے بڑے خطرناک نتائج ہونگے اور وہ مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر! کہ کل کے اخبارات میں یہ سی آئی اے کے، امریکن خفیہ ایجنسی سی آئی اے کے ڈائریکٹر مائیکل ہیڈن نے کہا ہے کہ پاک افغان سرحد جو ہے، یہ علاقہ دہشت گردی کیلئے، اگر امریکہ پر جو حملہ نائن الیون کی طرح ہوا تو وہ اسی علاقے سے یہ حملہ ہوگا اور اس سے پہلے کہ امریکہ پر ایسا حملہ ہو تو یہاں پر اس علاقے کے اندر جو تخریب کار ہیں ان کا قلع قمع کرنے کیلئے ضروری ہوگا کہ امریکہ جو ہے وہ اقدامات کریں یعنی حملہ کرے۔ تو جناب سپیکر! آج جبکہ ہم نئی صبح کا آغاز کررہے ہیں۔ پاکستان کے اندر جمہوری حکومت قائم ہوچکی ہے ،اب جمہوری انداز سے مل بیٹھ کر معاملات کو طے کیا جارہا ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ہمارے جو انشاء اللہ منتخب ہوچکے ہیں اور ہاؤس بھی آج ان کو، اعتماد کا اظہار بھی ہوگا اور Oath بھی اٹھائینگے وزیر اعلیٰ حیدر ہوتی صاحب، انہوں نے جس طرح کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ جولاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور امن لانے کا جو عمل ہے اس میں ہم لوگوں سے مذاکرات کرکے اور ان مسائل کو ہم حل کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے وقت میں جبکہ نئی حکومت امن کی طرف اور اس خطے سے طاقت کے استعمال کی بجائے گفت وشنید سے ان مسائل کو حل کرنا چاہتی ہے، ایسے وقت میں امریکہ جیسے ملک، جس نے اس سے پہلے بھی، اس محفوظ خطہ میں، اس دارلامن میں مداخلت کرکے اور فوجی کارروائی کرکے آج یہاں پر ہمارا امن تہہ وبالا ہو چکا ہے۔ آج اس صوبے کے عوام مر رہے ہیں، بموں کا شکار ہو رہے ہیں، خود کش دھماکے جن کا تصور نہیں تھا آج اس علاقے میں شب روز کا معمول بن چکے ہیں۔ ایک وجہ، اس کی بنیادی وجہ، امریکن کی مداخلت کی وجہ سے یہ کچھ ہوا اور اب جبکہ ان چیزوں کو ختم کرنے کیلئے جمہوری ادارے وجود میں آ چکے ہیں اور ایک Well سامنے آ رہی ہے صوبہ سرحد کی حکومت کی طرف سے تو امریکن کی طرف سے اتنا خوفناک اور خطرناک سٹیٹمنٹ کا آنا، میں سمجھتا ہوں جی اس سے ہمارا وجود جو ہے وہ خطرات سے دوچار ہو چکا ہے، ہماری سالمیت خطرات سے دوچار ہو چکی ہے اور آج جبکہ مرکز میں ہماری حکومت ہے، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کیلئے ایک تو اس پر وقت رکھا جائے اس پر ڈیبیٹ ہوں، اس کیلئے ایک جرگے کی تشکیل ہو جو ہم اپنے قائدین سے، اسفندیار ولی خان صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر تمام جماعتوں کی قیادتیں بشمول اپوزیشن یا حکومت، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور ہم بیٹھ کر اور جا کر مرکز میں اپنی قیادت سے بات کریں کہ وہ امریکہ کے ان عزائم، یہ جو خطرناک عزائم ہیں اور جن کا رخ جو توپوں کا رخ ہے ہماری طرف ہے، آج پٹھان مر رہے ہیں، ہمارے پختون مر رہے ہیں، اس صوبے کے عوام مر رہے ہیں۔ آج ہمارے بچے، ہمارے جوان کو ایک ایسے راستے پر لگا دیا گیا ہے کہ جو تباہی کا راستہ ہے اور بربادی کا راستہ ہے۔ اس سلسلے میں میں آپ سے جناب سپیکر، آپ سے میں چاہونگا کہ اس پر ایک رولنگ آ جائے اور باقاعدہ ایک کمیٹی کی تشکیل ہو تاکہ ہم اپنی مرکزی قیادت کے ساتھ بیٹھ کر تاکہ قومی سطح پر اس مسئلے کو اٹھایا جا سکے۔ بہت بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو پیر صاحب، آج کا دن چونکہ ایک خاص، اس ایوان کی تشکیل کے آخری مرحلوں میں ہم جا رہے ہیں تو آج کے دن دوسری کارروائی کی اس وقت اجازت نہیں دی جا سکتی۔ پہلے ہمیں ہاؤس کو Complete ہونے دو اپنی Process کو، اس کے بعد اس کیلئے دوبارہ، انشاء اللہ جلدی وہ کرینگے۔ ایک منٹ۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور:</u> جناب سپیکر یہ ایک اہم مسئلہ ہے، اگر ہم سکول کے بچوں کی طرح خاموش بیٹھے رہے تو ہمیں سر، بتا دیں پھر ہم کتابیں لیکر ایک سائڈ پر بیٹھا کرینگے کیونکہ ہم تو ایوان کا تقدس چاہتے

ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ایسے مسائل جن کی نشاندہی آج پیر صاحب نے کی ہے، اس پر سر کوئی ریزولیوشن وغیرہ آنی چاہیے، اس پر Debate ہونی چاہیے۔ جو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے Ascertainment کا ووٹ ہے، ہم خود بھی ان کو ووٹ دینگے ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک انتہائی اہم اور حساس مسئلہ ہے سر۔ اگر ہم بھی پچھلی حکومت کی طرح مصلحتوں کا شکار ہو جائیں اور کل کو ہمارے قبائلی علاقوں اور اس کے ساتھ آپ کا ایف آر کا علاقہ بھی لگتا ہے جو کہ آپ کے صوبائی حکومت کے تسلط میں آئیگا۔ تو سر، اگر اس طریقے سے ہم ایک مجرمانہ غفلت کرتے جائیں اور کل کو اللہ نہ کرے کہ ہمارے وہ حالات ہوں جو پچھلے پانچ سال میں گزرے ہیں تو میرے خیال میں یہ کوئی ہم صوبے کا مفاد Serve نہیں کرینگے۔ میری سر! آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ مہربانی کرکے اس پر ایک ریزولیوشن لے آئیں کہ ہم مرکزی حکومت سے یہ استدعا کریں کہ وہ امریکی سفیر کو بلا کر اور یہ جو مائیکل ہیڈن نے اپنی War strategy کا اعلان کیا ہے، اس بارے ان سے باز پرس کی جائے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ کہ جب اسفند یار ولی خان صاحب پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں، یوسف رضا گیلانی صاحب پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں، محمد نواز شریف صاحب پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں تو ایسے وقت میں سی آئی آے کا ایک ڈائریکٹر اٹھ کر اس قسم کے پالیسی سٹیٹمنٹ دیتا ہے تو کیا وہ صرف ایک ادارے کا ترجمان ہے یا پورے امریکہ کی ایک سوچ ہے جو کہ آپ کے اور ہمارے علاقے کی بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: تھینک یو گنڈاپور صاحب۔ مجھے اس ایوان کی کارروائی آگے بڑھنے دو، بعد میں میں آپ سب کو موقع دے رہا ہوں۔ پیر صاحب، میں سب کو موقع دے رہا ہوں، آپ کے پہلے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، ہم تو آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں، آپ سے ہم رہنمائی چاہتے ہیں۔ ہم نے ہر قدم پر آپ کی طرف دیکھنا ہے، آپ نے ہمارے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھنا ہے۔ آج ہم کس کیفیت میں ہیں؟ آج آپ آئیں، آپ کو ہم باہر لے جائیں، لوگوں سے ملیں، خوف ہے ہر طرف ایک ایسی کیفیت ہے، سر اگر ہم لوگوں کے ان زخموں پر، اگر کوئی Hope نہیں دینگے، لوگ نا امید ہو جائینگے کہ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے اس ہاؤس سے لوگ نا امید ہو جائیں، اللہ نہ کرے جناب سپیکر، آپ خدا کیلئے، میں نے کل بھی گزارش کی آپ کی طرف سے واضح رولنگ نہیں آئی تھی۔ اب آپ ہماری رہنمائی فرمائینگے اور آپ کی مسکراہٹ میں یہ چیز میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ رہنمائی کرینگے لیکن آپ کی خاموشی تباہی نہ ہو جائے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضرور، ضرور۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: تو آپ اس کیلئے ایک دن کا تعین کریں، اس کیلئے تعین کریں کہ فلاں دن کو اس پر ڈیبیٹ ہوگا اور اس پر ہم فیصلہ کریں، اس کو اسی طرح نہ جانے دیں۔

## وزیر اعلیٰ کا انتخاب

جناب سپیکر: ضرور پیر صاحب، آپ کی جذبات بالکل نوٹ ہو چکے ہیں اور اس پر، یہ ایک اہم ایشو ہے، میری خود بھی اپنی بھی، اس صوبے کے ہم سب رہنے والے ہیں سب کو اس مسئلے کی نزاکت کا پتہ ہے۔ اس پر میں آپ کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر، سب کے ساتھ ایک وقت مقرر کرتے ہیں اور آئندہ اس کا وہ کریں گے لیکن پہلے مجھے ایوان کی کارروائی آگے بڑھنے دیں۔ معزز اراکین اسمبلی! گورنر صوبہ سرحد نے اسمبلی کے ممبران کی اکثریت کا اعتماد رکھنے والے رکن کا تعین یعنی Ascertainment کرنے کیلئے اسمبلی کا یہ خصوصی اجلاس بلایا ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ طور سے Proposal Form مورخہ 31 مارچ 2008 کو ہاؤس میں تقسیم کئے گئے تھے اور جناب امیر حیدر خان صاحب ایم پی اے پر اعتماد کیلئے کاغذات نامزدگی درج ذیل ترتیب سے موصول ہوئے ہیں: نمبر 1 میاں افتخار حسین صاحب تجویز کنندہ، جناب واجد علی خان صاحب تائید کنندہ۔ دوسرا فارم جناب رحیم داد خان صاحب تجویز کنندہ، میجر لطیف اللہ خان صاحب تائید کنندہ۔ تیسرا فارم سید محمد صابر شاہ صاحب تجویز کنندہ، جناب منور خان صاحب تائید کنندہ۔ چوتھے نمبر پر جناب عبدالاکبر خان صاحب نے تجویز کیا ہے اور افتخار خان صاحب تائید کی ہے۔ پانچواں فارم جناب بشیر احمد بلور صاحب نے تجویز کیا ہے اور جناب ارباب محمد ایوب جان صاحب نے تائید کی ہے۔ چھٹے نمبر پر جناب پرویز خٹک صاحب تجویز کنندہ ہیں اور جناب مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ صاحب تائید کنندہ ہیں۔ جملہ موصول شدہ کاغذات نامزدگی درست قرار پائے گئے لہذا ایوان کی رائے معلوم کرنے کیلئے مروجہ قواعد 1988 کے قاعدہ 214 بمعہ 215 کے مطابق رائے شماری کی جاتی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ آپ نے Rule 214 کا ذکر کیا ہے Ascertainment کیلئے، تو آپ کو معلوم ہے کہ یہ اسمبلی کا سپیشل سیشن ہے۔ یہ ایک، جس طرح آپ نے پہلے کہا کہ یہاں پر اور کوئی ایجنڈا ڈسکس نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سپیشل سیشن بلایا گیا ہے For Ascertainment of the Chief Minister ۔ جناب سپیکر، یہ چار پانچ سال کے بعد ایک دفعہ ہوتا ہے کہ Ascertainment کیلئے 130 کے تحت اجلاس بلایا جاتا ہے لیکن Ascertainment اور الیکشن میں

زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ الیکشن میں تو آپ خفیہ ووٹ ڈالتے ہیں اور خفیہ ووٹ میں جو بھی Majority لیتا ہے وہ Declare ہو جاتا ہے لیکن Ascertainment، جناب سپیکر اگر آپ اس کے Legal terminology میں جائیں یا اگر آپ اس کو ڈکشنری میں دیکھیں تو Ascertainment means to make it certain, to make it sure, to inquire جناب سپیکر، اسی لئے یہ Ascertainment چیف منسٹر کیلئے خاص کر اور پرائم منسٹر کیلئے Under Article 91 ضروری ہے۔ چونکہ نیشنل اسمبلی کے رولز میں Lobbies کا سسٹم ہے کہ اس میں، Lobbies میں ممبرز جاتے ہیں For and against، چونکہ ہمارے رولز میں اس کا ذکر نہیں ہے اور جس طرح جناب سپیکر آپ نے Rule 214 کا ذکر کیا ہے تو جناب سپیکر Save as other wise, provided the vote of the Member on any question put by the Speaker may be taken by voice، اب Voice vote جو ہے وہ Determine نہیں کرتا کہ کتنے ووٹ لئے گئے ہیں، وہ آپ کو، سپیکر کو، چیئر کو یہ Determine کرتا ہے کہ Majority کدھر ہے اور Minority کدھر ہے لیکن Voice vote آپ کو Determine نہیں کرتا کہ کتنے ووٹ چیف منسٹر صاحب نے لئے ہیں؟ اور چونکہ آپ نے خود جو نام پڑھ کر سنائے ہیں، کوئی اور Candidate نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سارا ہاؤس ان پر اعتماد کرتا ہے اور ان کو ووٹ دیتا ہے تو اس لئے میں جناب سپیکر، یا تو آپ 214 کو ایک منٹ کے لئے Suspend کر کے، میرا مطلب ہے کہ یہ سارے ممبران سے کہیں کہ ان کے Favour میں جو ہوں وہ سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں یا ہاتھ اٹھائیں تاکہ آپ کو گنتی میں آسانی ہو اور یہ Determination ہو جائے کہ Ascertainment میں چیف منسٹر کو کتنے ووٹ آئے ہوئے ہیں ورنہ اگر آپ Voice سے کرینگے تو میرے خیال میں Voice vote آپ کو وہ نہیں Provide کریگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو عبدالاکبر خان صاحب، Suspend کرنے کی ضرورت نہیں ہے دوسرا Provision بھی ہے۔ میں آپ کے اس پر آتا ہوں، ابھی میں دونوں کو Adopt کرنا چاہ رہا ہوں۔ جو معزز ممبران صاحبان جناب امیر حیدر خان صاحب ایم پی اے کے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ اب جو ممبران حق میں نہیں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔ تھینک یو۔ (مداخلت) آپ بیٹھیں نا میں اس طرف ہی آ رہا ہوں۔ اب عبدالاکبر خان صاحب، جو Provision

اس میں آ رہی ہے میں نے خود پڑھی ہے ابھی، اس پر بھی میں، چونکہ ایک اچھی Consensus build up ہوئی ہے ایک اچھا ماحول ہے تو میں خود بھی، وہ سونے پر سہاگہ والی بات کر رہا ہوں، جو معزز ممبران صاحبان جناب امیر حیدر خان صاحب، ایم پی اے کے حق میں ہیں اپنی سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ وہ گنتی کر لیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> کھڑے رہیں، معزز ممبران صاحبان! کھڑے رہیں۔ اچھا ماحول ہے، اس ماحول کو اسی طریقے سے چلائیں، آج اس اسمبلی کیلئے بہت خوشی کا دن ہے ___ یہ ایک Formality کی بات تھی اور مجھے تو کوئی ممبر سوائے قائد ایوان کے بیٹھے ہوئے نظر نہیں آ رہا ہے۔ آپ کو اپنے آپ پر اعتماد ہے؟

(اس مرحلے پر جناب امیر حیدر خان، ایم پی اے اپنی سیٹ کے سامنے کھڑے ہو گئے)

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Thank you very much.

تعداد، جو بھی فگر بنتا ہے سارے اسمبلی کا، اس وقت Sitting، وہ فگر مجھے دے دیں۔ اب (گنتی جاری ہے) پرویز خان چونکہ ہمارے ایم پی اے صاحب ایک لیٹ آئے ہیں تو ان کو بھی اس گنتی میں شمار کر لیں۔ جو معزز ممبران صاحبان ابھی تشریف لائے ہیں، پرویز خان! آپ، محمود زیب صاحب اور تیسرا کون ہے؟ ___ جو بھی تھا اور اس کے بعد جو تشریف لائے ہیں ___ جو صاحبان ابھی آئے ہیں، جو تین بندے، ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ، اس وقت چونکہ ایک ہی ہمارے Candidate جناب امیر حیدر خان صاحب ایم پی اے، کے حق میں ہیں تو آپ پہلے کھڑے ہو جائیں جو ہاں میں ہیں، تھینک یو جی، ان کو بھی شمار کر لیں ___ جناب طہماش خان صاحب! آپ لیٹ آئے ہیں تو امیر حیدر خان صاحب چونکہ اس وقت ہمارے قائد ایوان کیلئے امیدوار ہیں، آپ اگر ان کے حق میں ہیں تو آپ کھڑے ہو جائیں۔ اگر، Thank you، نہ بس بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب اختر نواز صاحب! آپ بھی لیٹ آئے ہیں، آپ اگر ہمارے ایم پی اے امیر حیدر خان صاحب کے حق میں ہیں تو آپ کھڑے ہو جائیں۔ Thank you ___ جو ابھی میرے معزز ارکان، جناب وجیہہ الزمان خان صاحب اور مختیار علی خان صاحب تشریف لائے ہیں، ان سے بھی ہم رائے لیتے ہیں کہ جناب امیر حیدر خان صاحب ایم پی اے کے قائد ایوان ہونے کے اگر آپ حق میں ہیں تو آپ کھڑے ہو جائیں۔ Thank you، ان کو بھی Count کریں۔ اچھا، جو رزلٹ سامنے آ رہا ہے وہ سنانے سے پہلے میں، ایک بہت اچھی فضا ہے تو ایک ریکویسٹ آپ سے

کروں گا کہ ایسے اہم Occasion پر، اہم موقع پر اجلاس میں اگر آپ بروقت تشریف لایا کریں تو مہربانی ہوگی، Thank you۔ ابھی نہیں ابھی تھوڑی دیر بعد۔ اصل میں ابھی رزلٹ Announce نہیں ہوا ہے تو اس میں ہم ان کو شامل کر سکتے ہیں۔ اچھا ابھی جو ہماری، آپ کی رائے آ رہی ہے، موجودہ وقت میں ہمارے معزز ممبران اسمبلی، خواتین اور جتنے جو بیٹھے ہیں، ٹوٹل 113 ہیں۔

(تالیاں) اور جو ووٹ امیر حیدر خان صاحب کو ملے ہیں وہ بھی 113 مکمل ہیں۔ (تالیاں)

تو آپ کی اس رائے کو دیکھتے ہوئے میں، جناب امیر حیدر خان صاحب، ایم پی اے کو جملہ معزز ممبران صاحبان کی اکثریت کی تائید حاصل ہے لہذا انہیں وزیر اعلیٰ کے منصب کیلئے کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔

(تالیاں) Thank you , Thank you ایک منٹ، ایک منٹ۔ اب میں ___ اس وقت جتنے بھی ممبر ز ہیں، اس کو Unanimously کہا جاتا ہے، Unanimously Elect ہو گئے ہیں۔ جناب عالم زیب خان صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ آپ PF-7 کی سیٹ پر چلے جائیں اور آپ ہمارے قائد ایوان کیلئے یہ سیٹ خالی کر دیں۔ قائد ایوان! (تالیاں) سب سے پہلے میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو اپنے دل کی اتاہ گہرایوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں او پښتو کښې هم د رته وایمه چه دے هاؤس، دے معزز ممبرانو صاحبانو او زمونږه دے ټولو خواتین، زمونږه خوائندوچه په کومه طریقه تاسو باندے یا تاسو نه مخکښې د سپیکر او د ډپټی سپیکر په سلسله کښې په مونږ باندے د اعتماد اظهار کړے وو، دے صوبے باندے دا د الله تعالیٰ یو ډیر رحم دے چه په وړومبی ځل باندے یو دومره ښائسته د رورولئ ماحول جوړ شو۔ اوس به تاسو او مونږ باندے یو انتهائی غټه ذمه واری راځی نو کوشش به کوؤ چه مونږه د دے ایوان چه کومو ورونړو او خوائندو ځومره اعتماد په مونږه اوکړو چه د هغے جواب په دغه شانتے ښائسته الفاظو کښې مونږ هم ورله ورکړو۔ تهینک یوجی۔ جی جناب رحیم داد خان صاحب۔

## سپاس تہنیت

<u>جناب رحیم داد خان:</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ د ټولو نه مخکښې چه زه قائد ایوان حیدر خان هوتی له مبارکباد ورکړم، د هغے نه مخکښې زه اسفندیار ولی خان، اعظم خان هوتی، افرسیاب خټک چه دلته کښې تشریف راوړے دے، هغوی ته خوش

آمدید کوم۔ جناب سپیکر! زمونږ د پاره ډیر د خوشحالئ خبره ده چه دے هاؤس داسے یو نوجوان قائد ایوان منتخب کړو چه هغه کښې کوم صلاحیتونه دی او هغوی سره مونږ وخت تیر کړے دے ، ډیرو کمو خلقو کښې هغه صلاحیتونه به وی۔ دوئ چه کوم خنده پیشانئ سره ممبرانو سره، عوامو سره ملاویږی او دے نه غټه د فخر خبره دا ده چه زمونږ په دے صوبه کښې چه کوم مشکلات دی، تکلیفات دی، بے روزګاری ده، بدآمنی ده، مهنګائی ده، جهالت دے ، داسے ځایونه هم شته چه د ښښکلو اوبه هم چا ته نه ملاویږی او بیا داسے یو عظیمه خبره چه د دے صوبے خپل نوم هم نیشته، دے ټولو څیزونو باندے د دوئ نظر دے او زمونږه هم نظر دے او انشاءالله تعالیٰ زمونږ دا صوبه، زمونږ د دے صوبے خلق څومره محرومه پاتے شوے وو د ترقیاتی کارونو، د بے روزګارئ، د تعلیم کمے ، علاج او انشاءالله تعالیٰ دا متفقه ایوان به د دوئ په شا باندے ولاړ وی او د دے عوامو خدمت، که په کوم یو شعبه کښې دے ، انشاءالله تعالیٰ مونږ به چیف منسټر صاحب سره د هغه شانه به شانه ولاړ یو او بیا ورسره دا خبره هم کوؤچه کوم د مرکزځه داسے خبره وی، هغه ځائے کښې مشکلات وی نو هغے دغه د پاره هم تاسو زمونږه یو دویم فریق پاکستان پیپلز پارټی چه کوم ده هغه تاسو سره په دے حکومت کښې شامله ده، مونږه هغے Bridgeجوړیدو ته تیار یو بلکه مونږه ستاسو او د هغے مرکزی حکومت په مینځ کښې د یو برج حیثیت لرو او انشاءالله تعالیٰ زمونږ مرکزی قیادت هم صوبائی خودمختارئ باندے یقین لری او کوم اوس چه خبرے د Hundred daysدی، هغه کوم منشور چه ئے ورکړے دے نو په هغے دغه باندے عوام چه کوم دی، د هغے ستاینه کوی او مطمئن دی چه یره انشاءالله تعالیٰ کوم مشکلات، کوم تکلیفات چه دی، ډیر زر، په هره صوبه کښې چه کوم خلق دی او بالخصوص مونږ په فرنټ لائن باندے یو نو دغه تکلیفات، مشکلات به نه وی۔ پیر صاحب نشاندهی او کړه د American، زمونږه د دے هاؤس د یو ممبر په حیثیت او د پاکستان پیپلز پارټی د یو غړی په حیثیت مونږ به یو هم غیر ملکی، که غټ دے که ورکوټے دے ، هغوی ته دا اجازت مونږه نه شو ورکولے چه زمونږه په دے دغه کښې مداخلت اوکړی۔ (تالیاں) او ښکاره خبره ده، څنګه چیف منسټر صاحب مخکښې خبرے کړے دی نو مونږه، هغه خبره

مرکزی حکومت هم کوی چه مونږه دا کومے مسئلے چه دی، دا په ټوپک او په ګولئ باندے به مونږه نه هوا روؤ او دا به مونږه په خبرو باندے کوؤ او د هغے د پاره تدابیر هم شته، مونږه په هغے سلسله کښ انشاءالله تعالیٰ صوبائی حکومت چه کوم دے هغوی سره ملګرتیا کوی چه دا مسئلے چه کوم دی، همیشه د پاره ختمے شی۔ زه خپلے خبرے ختموم، ډیره مهربانی شکریه۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر! ستاسو شکریه۔ مونږ په دے خوشګوار ماحول کښ د امیر حیدر هوتی صاحب د وزیر اعلیٰ په حیثیت انتخاب باندے، د هغه نه وړاندے د هغه د پارټئ مشر اسفندیار ولی صاحب، د هغه پلار اعظم هوتی صاحب، د هغه د پارټئ صوبائی صدر افرسیاب خان ته د ده په کامیابئ باندے مبارکباد پیش کوؤ او ځنګه چه د دے صوبے د عوامو خواهشات دی، تاسو او مونږ ټول د دے خلقو سره نزدے پاتے کیدلو والا خلق یو، د کلی د کوځے د حجرے نه خبر یو، د دے معزز ایوان نه هم، د دے حالاتو مطابق هم دا تقاضه کوی، دا خواهش لری چه د دے صوبے د غربت ختمولو د پاره د امن د امان راوستولو د پاره، د دے منتخبو اراکینو به هم دغه رول وی چه دا نن د دے ایوان نه متفقه طور باندے یو Messageلاړو او دا اعزاز هم د دے صوبے عوامو ته حاصل دے چه کومه رواداری په دے صوبه کښ ده، هغه نن په مرکز کښ هم راغله او هلته هم قائد ایوان ته د اعتماد ووټ Unanimouslyحاصل شو په هغے کښ هم اختلاف نه وو خو زه وایم چه دا ښکلا چه ده او دا روایات چه دی، دا د دے صوبے نه هغے خلقو ایزده کړل او هغوی هم په دے باندے عمل او کړو او په دغه شان باندے د منتخب حکومت نه هم زمونږ دغه توقع ده چه ځنګه یو خوږ آغاز دے چه دا دے هره ورځ، هره هفته، هره میاشت او خدائے د او کړی چه دا پنځه کاله پوره کړی، چه دا پنځه کاله هم په دے روایاتو او په دے انداز باندے وی۔ مونږ حقیقت دا دے د اپوزیشن کردار به ادا کوؤ۔ خلق، پرون هم دے پولیس والو دلته بهر تپوس او کړو چه ستاسو اپوزیشن به Friendlyوی؟ نو ما وئیل چه اپوزیشن خو وی Friendly، دا خو د دشمنانو خبره نه ده، دے کښ دلته د پوهے خبره ده، دلته په حکومت باندے ذمه داریانے وی، ډیرے داسے خبرے

وی چه هغے کښ د دوئ خیال نه وی نو د اپوزیشن دا کار وی چه هغوی ته ئے
یاد کړی۔ د حکومت مجبوریانے وی، د هغوی نه کله کله غلط کار هم کیږی، د
اپوزیشن دا کار دے چه په هغه غلط کار باندے گوته ورته کیږدی چه دا غلط
کار دے ، بیا منل نه منل دا د حکومت کار وی خو د اپوزیشن هم دغه رول وی او
انشاءالله مونږ په دے بنیاد باندے خبره کوو۔ څنګه چه پیر صاحب خبره او کړه،
پاکستان یو خود مختار ملک دے ، یو آزاد ملک دے او دا چا مونږ ته په خیرات
کښ نه دے راکړے۔ د دے ملک د پاره، د دے ملک د آزادی د پاره زمونږ په
لکهونو خلق شهیدان شوی دی، زمونږ په لکهونو خوائندے مائندے کونډے
شوی دی او زمونږ په کورونو کښ د تور سرو نه د سر لوپټے د دے ملک د
آزادئ د پاره اغستے شوی دی او بیا د دے ملک ډیرو درنو خلقو د آزادئ د
پاره د خپل کور نه حجرت کړے دے او په ځان باندے ئے سختے تیرے کړی دی۔
مونږ هیڅ کله دے ته تیار نه یو چه داسے یو Statement په اخبار کښ هم راشی یا
په ریډیو، طاقت چه دے ، سپر طاقت الله دے ، مونږ امریکے ته سپر طاقت نه
وایو۔ مونږ مسلمانان یو، زمونږ په الله تعالیٰ باندے تکیه ده، زمونږ ایمان دے
چه هغه لوئے طاقت دے او د دے په بنیاد باندے Statement چه دے ، دا د
پاکستان په خودمختارئ، آزادئ او په سالمیت باندے وار دے۔ مونږ هرگز دے
ته تیار نه یو او زه به د دے نن ښے ورځے په دے خوشحالئ باندے چه دا ورځ یوه
ورځ ماته هم حاصله وه چه څنګه امیر حیدر خان ته نن ملاؤ ده او دا د دے ملک
په بناء ده، د دے ملک په بنیاد ده، که چرته دا ملک وی نو بیا به دلته امیر حیدر
خان وزیر اعلیٰ جوړیږی، که چرته دا ملک وی نو بیا به زمونږه Prime
Minister وی ۔ پکار ده چه مونږ Unanimously دلته Resolution راولو نن او
زبردست احتجاج او کړو چه آئنده داسے سوچ هم بل ملک نه او کړی نو زه به د
دے معزز ایوان په وساطت باندے تاسو ته گزارش او کړم چه ټول پارلیمانی
لیډرز دلته کینی او په متفقه طور دغه یو Resolution راوالی او د دے صوبے او
د ملک عوامو ته مونږ دا ښے ورکړو چه د دے معزز هر یو رکن چه دے ، هغه د
پاکستان محافظ دے او هغه د پاکستان په سالمیت باندے هیڅ قسم سمجهوته نه
شی کولے۔ زه د رحیم داد خان هم شکریه ادا کوم چه هغه، د پیر صاحب هم

شکریه ادا کوم او زه به یو خواست کوم د دے ایوان نه چه یو متفقه قرارداد راولو او د دے ایوان نه ئے پاس کړو او یو ځل بیا حیدر خان ته مبارکباد پیش کوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> *جناب بشیر بلور صاحب۔ میں توآپ کوسب سے بعد میں نمبر دے رہا تھاکیونکہ آپ کے گھر کی خوشی ہے لیکن آپ بسم اللہ کریں۔*

<u>*جناب بشیر احمد بلور:*</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیر شکر گزار یمه چه تاسو ماته ټائم راکړو۔ ټولو نه مخکښې زه د خپلو ټولو ملګرو، ټولو ممبرانو صاحبانو خاصکر د اپوزیشن مشرانو ممبرانو صاحبانو د زړه د کومی شکر گزار یمه چه دوئ یو نوے روایت قائم کړو، Unanimouslyنن د خدائے فضل دے چه چیف منسټر صاحب Electشو د دے هاؤس نه۔ سپیکر صاحب! 1988ء نه مخکښې طریقه کار به دا وو چه ګورنر به وزیر اعلیٰ نامزد کړو، هغه به بیاد هاؤس نه Confidence voteاغستو۔ د هغے نه پس پهلا ځل نن د خدائے فضل دے چه نن Unanimouslyتاریخ کښې پهلا ځل زمونږه حیدر هوتی خان د دے صوبے وزیر اعلیٰ Unanimously Electشو۔ سپیکر صاحب! زمونږ د سیاست بنیاد، هغه د خدائی خدمتګار تحریک نه چلیږی۔ سپیکر صاحب! خدائے ته د خدمت ضرورت نیشته خو د خدائے د عوامو خدمت چه دے، هغه د خدائے خدمت دے۔ سپیکر صاحب! زمونږ د سیاست بنیاد غیر فرقه وارانه سیاست دے، مونږ د انسانیت خدمت کول غواړو او د انسانیت خدمت چه دے، هغه هم د خدائے خدمت دے۔ سپیکر صاحب! مونږ بغیر رنګ و نسل هر یو کس برابر ګنړو دے پاکستان کښې۔ سپیکر صاحب! مونږ غواړو چه دا اداره د مضبوطه وی، چه ادارے مضبوطے وی نو داچه کوم طالع آزما دی، کله هم بیا حکومتونو باندے قبضه نه شی کولے۔ زمونږ بدقسمتی دا ده چه کله نه پاکستان جوړ دے هغے ادارو ته هغه اهمیت نه دے ملاؤ شوے۔ چه ادارے مضبوطے اوساتو نو انشاءاللہ زما یقین دے چه پنځه کاله دا اسمبلی به هم پوره کوی، مرکز به هم پوره کوی او پاکستان کښې به جمهوریت راځی۔ سپیکر صاحب! همیشه زمونږ دا بنیادی سیاست وو چه زمونږ صوبے مضبوطے وی نو پاکستان به مضبوط وی۔ نن د خدائے فضل سره په دے فخر کوم چه ټولے پارټئ چه دی،

هر یو پارټی هم دا وائی چه صوبائی خودمختاری د راشی، د ټول پاکستان سیاستدانان هم دا وائی چه صوبے مضبوطے وی نو پاکستان به مضبوط وی، په دے مونږ فخر کوؤ۔ سپیکر صاحب! زما ورور خبره اوکړه چه دا حکومت، چه پاکستان جوړ شو زمونږ د مشرانو جدوجهد وو، ملک آزاد شو، په دے هم فخر کوئ یعنی تاسو As a Speaker یئ، نن حیدر هوتی خان As Chief Minister ناست دے، مونږ ټول دے هاؤس کښ ناست یو، دا هم د باچا خان د هغه ډیر لوئے جدوجهد نتیجه ده ګنی دلته خو یو یونټ وو، دا ټولے اسمبلئ چه وے مرکز سره، لاهور کښ به یو ګورنر وو، هلته به یو وزیراعلیٰ وو باقی صوبے به نه وے نو د 1958ء مارشل لاء کښ دا څیز ختم شو او یو یونټ جوړ شو، نو بیا باچا خان جدوجهد او کړو، د دے پارټئ خلقو جدوجهد او کړو، زرګونو کسان جیلونو ته لاړل، جنازے راواوستلے شوے، هغے نه باوجود دے جدوجهد نه پس خدائے مهربانی اوکړه چه دا یونټ مات شو او دا صوبے بحال شوے۔ نن دا ټول دلته کښ چه ناست یو مونږ ټول، د هغے مشر په جدوجهد باندے نن دا صوبے واپس راغلی دی۔ سپیکر صاحب! زه ستاسو په دے خبره چه مونږ د اورونو ډیر تفصیلات اوښائیل او مونږ هم تقریباً دوه ورځو نه دا اعتراضونه، وائی چه دلته لاء اینډ آرډرSituationخراب دے، Suicide missionکیږی۔ Policy matterچه دے، هغه مرکز جوړوی نو چه مرکز، د خدائے فضل سره دے ځل Unanimousهلته هم حکومت جوړ دے، ټول مفاهمت سره خبرے کیږی، امید دے چه دا خپله پالیسی به هغوی ټهیک کړی نو د Terrorismپه مسئلے باندے دلته ډیر زیات تکلیف دے د صوبے خلقو ته، زما ورور خبرے اوکړے، هسپتالونه دی، لوډ شیډنګ دے، Law & order situationدے، مهنګائی ده، بے روزګاری ده، ډیر لوئے چیلنجز دی خو دا بغیر د وسائلو نه نه کیږی۔ زه به خواست کوم ټولو مشرانو، د پارټو مشرانو ته چه خپل مرکزی مشرانو ته او وائی چه زمونږ د صوبے وسائل د مونږ ته راکړی، بغیر د وسائلو نه مسائل نه شی حل کیدے۔ زمونږ به کوشش دا وی چه زمونږ د بجلئ پرافټ، زمونږ د تمباکو پرافټ، زمونږ د ګیس پرافټ او زمونږ د معدنیاتو پرافټ او زمونږ دا کوم وسائل چه دی، مونږ ته د حواله کړے شی نو انشاءالله زما یقین دے چه مونږ به دا

مسائل حل کوؤ نو ستاسو او د دے ټول هاؤس یو ځل بیا ډیره شکریه ادا کوم، ډیر مشکور یمه د پارټئ د طرف نه او د خپل ټولو ملګرو د طرف نه چه تاسو نن کومه تاریخی فیصله اوکړله، یو تاریخی خبره مو اوکړله چه Unopposed زمونږ حیدر خان هوتی تاسو نن وزیر اعلیٰ کړو۔ ستاسو ډیره مننه، ډیره شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک خصوصی گزارش ہے کہ پہلے یہ پارلیمنٹری لیڈرز صاحبان بول رہے، تو اگر آج کوشش کریں کہ صرف مبارکباد کی حد تک، اچھی باتوں کی حد تک اس کو رکھیں کیونکہ بہت زیادہ دوست بولنا چاہتے ہیں، مبارکباد دینا چاہتے ہیں تو وقت کی کمی کا ذرا احساس رکھیں۔ جناب، جناب، پہلے پارلیمانی لیڈر، آپ دو منٹ صبر کریں، مختصر مختصر، پیر صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں جناب امیر حیدر خان ہوتی کو آپ کی وساطت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یقیناً بطور وزیر اعلیٰ، ان کا وزیر اعلیٰ بننا یقیناً مبارکباد کا مستحق ہے لیکن اس سے زیادہ اس بات پر ہوتی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس معزز ایوان کے تمام جماعتوں کے تمام اراکین جو آزاد ہیں، مختلف جماعتوں سے ہیں، ان سب کا ان پر جو اعتماد کا اظہار ہوا ہے، یہ صوبے کی تاریخ میں، میرے خیال میں یہ اعزاز میں آپ کو دینا چاہتا تھا لیکن میری اصلاح کی گئی کہ پہلی دفعہ ہوا ہے شاید کہ اس سے پہلے کسی کو اتنا بڑا اعزاز نہیں ملا تو یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے (تالیاں) میں اس بات پہ انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہاں پہ ذکر ہوا، یقیناً وزیر اعلیٰ بن جانا، یہ اعزاز حاصل کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن جہاں پر یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے وہاں بطور وزیر اعلیٰ ان پہ جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، تو جب اس صوبے کے حالات کو دیکھتے ہیں، لاء اینڈ آرڈر کے مسائل ہیں، بے روزگاری ہے، مہنگائی ہے، بیرونی مداخلت ہے تو ان ساری چیزوں کو جب دیکھتے ہیں تو جہاں ان پہ ہمیں رشک آتا ہے وہاں تھوڑا ان پہ ترس بھی آتا ہے کہ جناب ہوتی صاحب، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا اچھا خاصا امتحان جو ہے شروع ہو چکا ہے اور یہ بڑا کڑا امتحان ہے جی، لیکن میں ایک بات پہ مطمئن ہوں اور وہ یہ ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی، اس کی ایک سیاسی جدوجہد کی Continuity جو ہے، وہ بہت لمبا اس کا پیریڈ ہے، خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ ان کا جو خاندانی Back ground ہے اور جو چیز انہیں ورثے میں ملی ہے تو اس میں ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ جناب، میرے خیال میں اس صوبے کے سب سے چھوٹے وزیر اعلیٰ ہوتی صاحب ہیں لیکن دوسری طرف جب میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑے سیاسی Back ground کے ساتھ آرہے ہیں، ان کے پیچھے باچاخان، ولی خان، ان کا پورا خاندان، ان کی جماعت، تو میں

سمجھتا ہوں کہ عمر میں سب سے چھوٹے ہوتے ہوئے بھی ہم یقیناًان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ اس صوبے کے مسائل کو، سب کو ساتھ لیتے ہوئے انشاء اللہ کامیابی کے ساتھ اس صوبے کو چلائیں گے اور اس کے مسائل کو بھی حل کریں گے۔ مسائل تو بہت ہیں، لاء اینڈ آڈر کا مسئلہ سب سے خطرناک مسئلہ ہے لیکن جیسے میں نے گزارش کی تھی جناب سپیکر، کہ اس وقت صوبہ سرحد، بین الاقوامی جو قوتیں ہیں ان کی توجہ کا مرکز ہے۔ وہ تمام تر، جیسے Americans کی آج براہ راست اس خطے پر نظریں ہیں اور اس خطے کے امن کو تہہ و بالا کرنے کیلئے ان کی طرف سے جو بیانات آرہے ہیں، تو یہ یقیناً بڑا خطرناک مرحلہ ہے۔ میں مشکور ہوں جتنے بھی، جناب درانی صاحب کا، جناب صدر صاحب، رحیم داد خان صاحب کا اور دیگر ساتھیوں کا کہ انہوں نے بڑا show Concern کیا ہے، تو جناب سپیکر! یہ جو Americans کا مسئلہ ہے، یہ جو ہر بات میں اور جو ہمیں غلام بنانے پہ تلے ہوئے ہیں اور جو عزائم سامنے آرہے ہیں، تو اسمیں میں درانی صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس پر ایک قرارداد تشکیل دے دیں کہ جو پارلیمانی پارٹیز ہیں، ہم مل بیٹھ کر اس پر ایک قرارداد لائیں تاکہ آج، میں سمجھتا ہوں کہ ہوتی صاحب کے وزیر اعلیٰ بننے کا ایک Message بھی جانا چاہئے کہ جناب آج یہاں کے جو منتخب وزیر اعلیٰ ہیں، اس کے ساتھ اس صوبے کے امن، اس خطے میں اور یہاں پر رہنے والے عوام کی جان اور مال اور انکی عزت اور ناموس کی جنگ لڑنے میں وزیر اعلیٰ صاحب اکیلے نہیں ہیں اور ان طاقتوں کو بھی یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ صوبہ سرحد پر اور اس خطے پر اور پختونوں کے اس سرزمین پر اگر بری نظر بھی رکھیں گے تو انکو سامنے یہ چیز نظر آئے گی کہ آج صوبہ سرحد کے اندر ایک ایسا پختون اس کرسی پر براجمان ہے جس کو پورے ہاؤس کی حمایت حاصل ہے (تالیاں) جس کو ہم سب کی حمایت حاصل ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم ہے کہ آپ آج ہی اس پر یہ قرارداد، رولز کو Suspend کر کے اس پر قرارداد پیش کی جائے۔ ہم انشاء اللہ، میں ہوتی صاحب کو، وزیر اعلی صاحب کو آپکی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ پاکستان مسلم لیگ نواز کی طرف سے جو ہمارا قومی ایجنڈا ہے، جو ہماری قیادت، میاں محمد نواز شریف صاحب، جناب اسفندیار ولی خان صاحب اور آصف زرداری صاحب نے ایک قومی ایجنڈا لے کر آج پاکستان کے اندر سیاست کی نئی روایات مرتب کی ہیں کہ افہام و تفہیم، سب کو ساتھ لے کر چلنے کی اور ایک قومی ایجنڈے کی تشکیل اور اس ایجنڈے کو لے کر ایک ساتھ چلنے کی جو ایک سفر کا آغاز ہوا ہے، انشاء اللہ وتعالیٰ اسی بنیاد پر صوبہ سرحد کے اندر بھی ہم نے اپنے قیادت کی، اپنے جماعتوں کی، اپنے بزرگوں کی، اپنے قومی

قیادتوں کی، انکے اس مشن کو انشاء اللہ آگے بڑھانے میں پاکستان مسلم لیگ بھرپور طریقے سے انشاء اللہ و تعالیٰ آپکا ساتھ دے گی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب کرے اور اللہ تعالیٰ آپکا حامی وناصر ہو۔ بہت بہت مہربانی۔(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب پرویز خان خٹک صاحب!

<u>جناب پرویز خٹک</u>: زه د خپل طرف نه جناب امیر حیدر هوتی صاحب ته د وزیر اعلیٰ په حیثیت باندے د منتخب کیدو مبارکبادی پیش کوم او ورسره جناب اسفندیار ولی خان، جناب اعظم هوتی صاحب، جناب افراسیاب خټک ته هم مبارکی پیش کوم چه نن د دے صوبے یو نوجوان زمونږ د وزیر اعلیٰ په حیثیت منتخب شو۔ ورسره زه دے ټول هاؤس ته خراج تحسین پیش کوم چه مونږه ټولو سیاسی اختلاف یو طرف ته کړو او مونږه ټولو په ده باندے اعتماد اوکړو۔ زه هوتی صاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چه انشاء اللّٰه تعالیٰ څنګه چه نن دے هاؤس په تاسو باندے اعتماد کړے دے هم دغسے به پنځه کاله مونږه په یو ځائے باندے دا هاؤس چلوؤ، مونږ په یو ځائے باندے به د دے حکومت سپورټ کوؤ او ورسره څنګه چه نن د وزیر اعظم صاحب وینا ده چه فیصلے به په اسمبلو کښ کیږی، فیصلے به د عوامو منتخب خلق کوی، انشاء اللّٰه تعالیٰ د دے صوبے که د خود متخارئ خبره ده، که د دے صوبے د نوم خبره ده، که دلته کښ د مهنګائی خبره ده، که دلته کښ د امن وامان خبره ده، که دلته نورے مسئلے دی، انشاءاللّٰه تعالیٰ دا فیصلے به Unanimouslyپه دے هاؤس کښ کیږی او د منتخب نمائندګانو په مرضئ به کیږی او دغه یوه خبره ده چه دا صوبه به ترقی کوی۔ د نن نه مخکښے هم فیصلے به کیدے، په کمرو کښ به کیدے، یو کس به کولےاو زما انشاء اللّٰه تعالیٰ دا یقین دےچه څنګه دے هاؤس Unanimouslyفیصله کړے ده، دغسے به وزیر اعلیٰ صاحب ځان سره دا هاؤس Unanimousچلوی۔ د دوئ په فیصلو به عمل کوی او د دے صوبے دپاره که هره خبره راځی، که سخته نه سخته خبره راځی انشاءاللّٰه تعالیٰ مونږه به د وزیر اعلیٰ صاحب تائید کوؤ او د دے صوبے دپاره به مونږه هره قربانی ورکوؤ او کومه خبره چه د دے صوبے په فائده کښ وی، انشاء اللّٰه دا ټول هاؤس به Unanimousتاسو سره ولاړ وی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: جناب سکندر لودھی صاحب۔ Sorry قلندر لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں جناب امیر حیدر خان ہوتی کو بلا مقابلہ لیڈر آف دی ہاؤس منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں نے 29 مارچ کی اپنی تقریر میں ان عوامل کا تفصیلاً ذکر کیا تھا جن کی وجہ سے ایسا ممکن ہو سکا۔ جناب سپیکر! اسکا ایک بہت اچھا Message مرکز کو گیا، اس پر بڑا اچھا اثر پڑا اور تمام قومی اسمبلی نے بلا مقابلہ، اس میں تمام قومی اسمبلی کے ممبران نے وزیر اعظم پر اعتماد کر کے اپنا ووٹ دیا اور اعتماد کا اظہار کیا۔ جناب سپیکر! یہ صحیح ہے کہ پورے ملک میں، صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، مہنگائی کا مسئلہ ہے، بے روزگاری کا مسئلہ ہے، صحت اور تعلیم کے مسئلے ہیں۔ ہمارا اہم مسئلہ مرکز سے اپنے صوبے کا حصہ لینے کا ہے لیکن جناب سپیکر! سب سے اہم مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ بچے سکول، کالج، یونیورسٹی بھیجتے ہوئے والدین سوچتے ہیں، مزدور مزدوری پر جانے کیلئے، ملازم ملازمت پر جانے کیلئے اور نمازی مسجد میں جانے کیلئے اور سیاسی میٹنگ اور جلسے سے کتراتا ہے۔ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کا ایسا مسئلہ ہے جس سے عام مکتبہ فکر مند نہیں بلکہ خوفزدہ ہے۔ جناب سپیکر! ان حالات میں نوجوان وزیر اعلیٰ، جناب ہوتی صاحب کے ان بیانات کو سراہتا ہوں ہوں جن میں انہوں نے ہر مکتبہ فکر کو یہ دعوت دی کہ وہ مذاکرات کریں اور انہوں نے متنبہ کیا کہ یہ صوبہ اور زیادہ خون کی ہولی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ میں ان کی جرات کو سراہتا ہوں۔ جناب سپیکر! طاقت سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا اور اس کا بہتر طریقہ مذاکرات ہیں جس کی طرف پیشگی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے قدم اٹھا دیا ہے۔ جناب سپیکر! ہم، اے این پی والے اور پیپلز پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی والے پانچ سال اپوزیشن میں رہے ہیں، ہماری بہت اچھی Understanding ہے ایک دوسرے کے ساتھ۔ ہم انشاء اللہ ان کے ہر مثبت اقدام کو سپورٹ دیتے رہینگے اور جو بیرونی مداخلت ہے، اس کو میں condemn کرتا ہوں اور اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔ (تالیاں)

Mr. Speaker. The House is adjourned for tea break but for only twenty minutes. Thank you.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے وقفہ کیا گیا)

(چائے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز خواتین کی طرف آتے ہیں۔ نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس وقت جس ہستی کو میں آپکے توسط سے مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں وہ اس وقت کرسی پر موجود نہیں ہے لیکن بہر حال انکی پارٹی یہاں پر موجود ہے اور وہ میرے جذبات ان تک پہنچادیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! آج جو یہاں پر اپوزیشن نے ایک نئی روایت قائم کرتے ہوئے نہ صرف پاکستان میں پہلی دفعہ، اگر میں غلط نہیں ہوں تو پاکستان میں پہلی دفعہ ایک بہت بڑا اعزاز ہمارے نئے Chief Executive کو ملا ہے کہ وہ بلا مقابلہ اور بغیر کسی مقابلے کے یہاں پر منتخب ہوئے اور انہوں نے، جیسا کہ لوگ پھول کا سیج سمجھتے ہیں لیکن میں یہ بس سمجھتی ہوں کہ ان کے ناتواں کاندھوں پہ صوبے کے گوناگوں مسائل کے انبار جس کے تلے عوام پسے ہوئے ہیں، وہ تمام ذمہ داریاں ان پر آن پڑی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں صرف مبارکباد اور صرف ایک دو باتوں تک محدود رہتے ہوئے آپ کے توسط سے پھر اس ہاؤس میں ایک ایسی ہستی کا نام لونگی، جس نشت پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر بخت جہاں صاحب نے پانچ سال گزارے تھے اور انہوں نے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ چونکہ آج ہاؤس کی خوشیاں جو ہیں، وہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کی خوشیاں ہیں کیونکہ گورنمنٹ تو یہ Form کرنے جارہے ہیں، تو میرا تو خیال یہی تھا کہ چونکہ آج یہ جو لمحہ آیا ہے، جو تاریخی لمحہ ہے، یہ صرف اپوزیشن کی بدولت آپ لوگوں کو ملا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اگر گھر کے ہی لوگ مبارکباد دینے کیلئے سب سے پہلے پیش پیش ہو جائیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ان لوگوں کو فرداً فرداً موقع، ہر ایک پارٹی کے ہر ممبر کو ملنا چاہئے تھا، جن کا اگر ایک ووٹ بھی ہوتا تو آج چیف ایگزیکٹو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بلا مقابلہ نہیں ہوتے بلکہ مقابلے کے ساتھ آتے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ وہ تاریخی لمحہ ہے جن کے بارے میں میں ان سے صرف اتنا ہی کہونگی کہ:

ے تاریخ کی گھڑیوں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے — لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

اور جناب سپیکر صاحب، آج آپ جس کرسی پر براجماں ہیں، اسی کے اوپر ایک ایسی تصویر لگی ہوئی ہے جس کو میں سلوٹ پیش کرتی ہوں کیونکہ آج اس شخص کی وجہ سے اور تمام قوم کی وجہ سے پاکستان ہمیں ملا اور آپ اس کرسی پر براجماں ہیں اور چیف ایگزیکٹو جو ہیں، وہ بلا مقابلہ اس صوبے کے عوام کے کاموں کیلئے منتخب ہوئے ہیں اور میں سمجھتی ہوں، میں ان سے آپ کے توسط سے ایک گزارش اور کرونگی۔ میں کسی مسائل کی طرف نہیں جاونگی کیونکہ آج خوشیوں کا موقع ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ ہوگی چیف منسٹر صاحب سے، جو منتخب ہو چکے ہیں کہ خدارا ہمیں پچھلی حکومت کی طرح دیوار کے ساتھ نہ لگایا جائے۔ آج جس جرگے کی باتیں یہاں پر ہوتی ہیں، آج جس ح جرے کی باتیں یہاں پر ہوتی ہیں، وہاں پر

بہت کچھ ہم سہہ چکے ہیں اور آج اگر اپوزیشن کا فرد یہاں پر آتا ہے، بشمول خواتین تو وہ یہاں پر اپنے لوگوں کے مسائل لے کر آتی ہیں اور آتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! خواتین اور مردوں کو یہاں سے، جب اسمبلی گیٹ سے ہم باہر نکل جائیں تو ہم میں بالکل تمیز کی جائے کہ ہم خواتین ہیں اور آپ مرد ہیں لیکن جب ہم Enter ہوں تو ہمیں ایک ممبر کی حیثیت دیں، ہمارے ووٹ کو، ہمارے تمام مسائل کو Consider کریں۔ چونکہ ہم بھی اپنے حلقوں سے، اگر یہ جنرل الیکشن سے آتے ہیں تو ہم Electoral college کے ذریعے آتے ہیں۔ میں تمام پارٹی کی خواتین کی طرف سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ ہمیں اس ہاؤس میں جس طریقے سے پچھلی دفعہ پیسا گیا اس طریقے سے آپ خواتین کے ساتھ رویہ نہ رکھیں، انکو ممبر کی طرح سمجھیں، انکو وہ تمام سہولیتں اور وہ تمام انکے Rights دیں جو ایک ممبر کا حق ہوتا ہے۔ اسکے باوجود میں دوبارہ ریکویسٹ کرونگی کہ اپوزیشن کے ممبران کو فرداً فرداً، اگر آپ انکو، جیسے ہماری پارٹی کے وجیہہ الزمان صاحب ہیں، ثناء اللہ میاں خیل صاحب ہیں اور اسکے علاوہ ظاہر شاہ صاحب ہیں، تو اگر انکو موقع دیا جائے جناب سپیکر صاحب تو یہ خوش ہونگے کیونکہ انہی کے ووٹوں سے آج یہ تاریخی لمحہ آیا ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: مہر سلطانہ ایڈووکیٹ، اور گزارش یہ ہے کہ ذرا نام واضح لکھیں، صحیح طریقے سے پڑھے نہیں جاتے، نیچے اپنا آزاد یا پارٹی Party affiliation بھی تھوڑا لکھ کر بھیجا کریں۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ مہر سلطانہ</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے موقع دیا تاکہ میں آج اسی دن جو کہ بہت مبارک اور خوبصورت دن ہے، اس میں کچھ کہہ سکوں۔ سب سے پہلے تو چیف منسٹر صاحب کو انکے Unanimously چیف منسٹر بننے پر ہماری پارٹی کی جانب سے بہت بہت مبارکباد قبول ہو اور آج میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر محمد پیر صابر شاہ صاحب کی قیادت میں ہماری سپورٹ، ہمارا تعاون انکے ساتھ، ملک کو جو درپیش مسائل ہیں انکو حل کرنے میں ہمیشہ رہے گا اور ہم ان سے بھی شفقت اور تعاون کی توقع رکھتے ہیں- Thank you-

<u>جناب سپیکر</u>: میرے اقلیت کے برداری سے جو بھی معزز رکن بولنا چاہے وہ کھڑا ہو جائے۔ کشور کمار، کشور کمار۔ پہلے کشور کمار کو ذرا دیں۔

<u>جناب کشور کمار</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! درست نام پکارنے پر شکریہ۔ سب سے پہلے میں جناب وزیر اعلیٰ امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو اپنی طرف سے اور صوبہ سرحد کی پوری ینارٹی کی

طرف سے مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں تمام حلقوں سے لوگ Electہو کر آئے ہیں، ہم بھی اپنے اپنے حلقوں کی، بلکہ ہمارا حلقہ ڈی آئی خان سے لیکر گلگت تک ہے، ہم انکی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہماری تمام اقلیتی برادری کے مسائل بہت زیادہ ہیں اور اپنے محسن وزیراعلیٰ صاحب سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ینارٹی کے مسائل کو ترجیحی بنیاد پر حل کریں گے۔ جناب سپیکر! آپ نے اس ہاؤس میں وزیراعلیٰ صاحب کے منتخب ہونے پر ہاؤس کے صاحبان اور خواتین کا ذکر کیا ہے، میں تھوڑی سی توجہ آپکی دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں ہم تین ینارٹی کے ایم پی ایز موجود ہیں اور ہم نے بھی ووٹ دیا ہے تو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ جس طرح آج ہاؤس میں متفقہ طور پر وزیراعلیٰ صاحب منتخب کیا گیا ہے آئندہ بھی جتنے صوبے کے مسائل ہیں اس طرح مفقہ طور پر حل ہونگے۔Thank you-

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان صاحب، لیکن مختصر، سارے دوستوں کو موقع ملنا ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! جی بالکل میں مختصر بولونگا لیکن کچھ نہ کچھ ضرور بولونگا۔ جناب سپیکر! میں چیف منسٹر صاحب کو آج اس تاریخی موقع پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس لئے نہیں کہ وہ اس ہاؤس کے قائد ایوان اور اس صوبے کے چیف منسٹر منتخب ہوئے ہیں بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری انکے کندھوں پر آچکی ہے۔ آج کا یہ دن، آج کا یہ اجلاس جو خصوصی اجلاس ہے، جو کہ نارمل اجلاس سے بالکل الگ ہے اور جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ چار پانچ سال کے عرصے میں ایک دفعہ بلایا جاتا ہے آرٹیکل 130 کے تحت اور جناب سپیکر، آپ اگر دیکھیں تو باقی جو بھی Constitutional posts ہیں، خواہ وہ ایم پی ایز ہیں، خواہ وہ ایم این ایز ہیں، خواہ وہ سپیکر ہے، خواہ وہ ڈپٹی سپیکر ہے، خواہ پریزنڈنٹ ہے، خواہ سینٹرز ہیں، ان سب کے جناب سپیکر الیکشنز ہوتے ہیں، وہ انتخاب کے ذریعے اپنی کرسی سنبھالتے ہیں۔ یہ پوسٹ اور آرٹیکل 91 کے تحت پرائم منسٹر، یہ دو واحد پوسٹس ہیں کہ جو Ascertainment سے منتخب ہوتے ہیں اور جناب سپیکر، یہ اس لئے منتخب ہوتے ہیں Ascertainment سے کہ چونکہ یہ اس ہاؤس کے صرف لیڈر نہیں ہیں، یہ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہوتے ہیں۔ یہ چونکہ اس ہال سے باہر بھی اس صوبے کے عوام کے چیف ایگزیکٹیو ہیں جس طرح پرائم منسٹر سارے پاکستان کا چیف ایگزیکٹیو ہوتا ہے اس لئے اسکو Ascertainment کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے اور خوشی کی بات یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پولیٹکل پارٹیز خواہ وہ اپوزیشن میں ہیں، خواہ گورنمنٹ میں ہیں انہوں نے ایک دفعہ پھر ایک Maturity کا اظہار کیا کہ ہم اس ایوان کے قائد کو

متفقہ طور پر منتخب کرتے ہیں اور یہ بھی یقیناً ایک بہت بڑا اعزاز ہے بلکہ 124 کے ایوان میں وہ 113 ووٹ لیتے ہیں اور مخالفت میں، کوئی ووٹ بھی انکی مخالفت میں نہیں۔ تو یقیناً نہ صرف یہ کہ وہ اکیلے کاغذات داخل کر چکے تھے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اس ہاؤس میں کسی نے بھی، ایک ممبر نے بھی "ناں" نہیں کہا تو Un-opposed کے علاوہ سارے ہاؤس نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور اب انکی کاندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے بھی انکی حمایت کی ہے اس ہاؤس کو یہ اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ جناب سپیکر، آج اپوزیشن نے اپوزیشن کا کردار اس لحاظ سے ادا نہیں کیا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ روایات قائم کریں اور آج اس صوبے کو جو حالات درپیش ہیں انکی تناسب سے، جس طرح ملک کو حالات درپیش ہیں اور جس طرح سنٹر میں وہاں پر Maturity دکھائی گئی، آج اپوزیشن نے وہ Maturity دکھائی اور انکو متفقہ طور پر 113 ووٹس کے ساتھ، اگرچہ انکو 63 ووٹس چاہئے تھے قائد ایوان منتخب ہونے کی لئے لیکن انہوں نے 113 ووٹس حاصل کیئے اور مخالف میں ایک ووٹ بھی نہیں آیا تو اس لئے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج اس صوبے کو جو مسائل درپیش ہیں، اگر لاء اینڈ آرڈر کی حالات کو ہم دیکھیں کہ یہ صرف خود کش حملے یا بمباری سے نہیں، صوبے کی اور بھی جو لاء اینڈ آرڈر کی حالت ہے، وہ انتہائی خراب ہے جناب سپیکر اور چیف منسٹر صاحب کو اسکی طرف توجہ دینی ہوگی، اسکی حکومت کو اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ نہ صرف بمباری اور نہ صرف خود کش حملے، نہ صرف قتل عام بلکہ جن علاقوں میں لوگ تنگ آ گئے ہیں لاء اینڈ آرڈر کی خراب صورتحال کی وجہ سے، اغواء برائے تاوان ہو رہی ہیں، جرائم ہو رہے ہیں اور پولیس کوئی ایکشن نہیں لیتی، انکی طرف بھی وہ توجہ دیں گے اور مہنگائی جس حساب سے بڑھ رہی ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر! مہنگائی جس حساب سے بڑھ رہی ہے صوبے کے حد تک وہ اسکو حل کرنے کی، اسکو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے اور جس طرح بے روزگاری اس صوبے کا ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے جناب سپیکر اور بنتا جارہا ہے، نوجوان آج ڈگریاں لیکر کلاس فور کی نوکری کے لئے، چوکیدار کی نوکری کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اسکی طرف بھی آپ نے توجہ دینی ہوگی اور ہمیں خوشی ہے کہ آج وزیراعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ کنکرنٹ لسٹ کو ختم کیا جائے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کنکرنٹ لسٹ کو ختم کیا گیا، جو مرکز میں اعلان ہوا ہے تو میرے خیال میں بشیر خان یا ہم سب جب صوبے کے رائٹس کی، صوبے کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو کنکرنٹ لسٹ کے ختم ہونے سے بہت سی چیزیں، جن کی ہمیں ابھی تکلیف ہے وہ اس صوبے کے پاس واپس آ جائیں گی اور ہم

نے، درانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں گزشتہ حکومت میں جب بھی پراونشل رائٹس کی بات آئی، جب بھی صوبائی حقوق کی بات آئی تو ہم نے اسکی مکمل، اپوزیشن میں ہوتے ہوئے، سارے اپوزیشن نے اس وقت، اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی اپوزیشن نے پراونشل رائٹس ک ی لئے آواز اٹھائی۔ آج بھی ہم آپ کے ہاتھ میں ہاتھ ملاکر صوبے کے حقوق ک ی لئے جہد وجہد کریں گے۔ ہماری طرف سے اور میرے خیال میں اسی طرح جو اپوزیشن کے آنریبل ممبرز ہیں، وہ اس پوائنٹ پر تو کم از کم Agree ہیں کہ پراونشل، صوبے کے جو حقوق ہیں ان کو حاصل کیا جائے خواہ وہ Net Profit کا مسئلہ ہے، خواہ وہ صوبے کے جو اور حقوق ہیں اور این ایف سی ایوارڈ، میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو چیف منسٹر صاحب ہیں وہ پالیسی بیان میں بھی یہ ذکر کریں کہ جو این ایف سی ایوارڈ میں غیر منصفانہ نہیں بلکہ میں اسکو ظالمانہ Share کہوں گا، جو صوبوں ک و Divisible Pool میں ملتا ہے، اس ک ی لئے بھی وہ مرکز سے رابطہ کریں۔ یہاں پر ہم بھی آپکے ساتھ ہیں کہ وہ Divisible Pool میں کم از کم صوبے کو، سارے صوبوں کو حصہ ملے اور ہمارا صوبہ جس میں Un employment اور پسماندگ ی اور بے روزگاری انتہا پر ہے، سارے پاکستان میں غربت کی شرح پچاس فیصدی سے تجاوز کرتی جارہی ہے تو اس صوبے کو غربت کی سطح پر بھی کوئی Divisible Pool میں اور این ایف سی ایوارڈ میں شیئر دیا جائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اس صوبے ک یلئے قدم اٹھائیں ہم آپ کے ساتھ قدم اٹھانے ک ی لئے تیار ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس پر بھی خوشی ہے کہ آپ بھی مردان کے ہیں اور ہم بھی مردان کے ہیں (تالیاں) آپ کا نام بھی A سے شروع ہوتا ہے اور ہمارا نام بھی A سے شروع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب اسرار خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مجھے یہ کہتے ہوئے بہت خوشی ہوتی ہے کہ آج جس طریقے سے اس ایوان نے متفقہ طور پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو صوبے کی خدمت ک ی لئے، پانچ سال ک ی لئے منتخب کیا ہے، انشاء اللہ اسی جذبے کے تحت وہ پورے صوبے کے عوام کا خیال رکھیں گے۔ جو ذمہ داریاں اس نوجوانی میں ان کے کندھوں پر آپڑی ہیں، انشاء اللہ اللہ کی مدد سے وہ اس سے بخوبی نبرد آزما ہونگے اور میری ان سے یہ گزارش ہو گی کہ آخر میں جب وہ تقریر کریں تو ہمیں گذشتہ حکومت کے چند وہ جملے یاد ہیں کہ جس میں کہا جاتا تھا کہ ہم اپوزیشن کو گلے سے لگائیں گے اور ان

کے ساتھ بھائیوں والا سلوک کریں گے۔ برائے مہربانی آپ ان الفاظ کو صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنائیں گے کیونکہ جو ماضی کے پانچ سالوں کی تلخیاں ہیں، انکو ہم دہرانا نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ جب بھی گلے سے لگانے کی بات ہوتی تو ہم اپنے گلے پڑ ڈرتے ہیں کہ ان کا ارادہ کیا ہے؟ کیا ان کا ارادہ حقوق دینے کا ہے یا اپوزیشن جو Already دیوار سے لگی ہوئی ہوتی ہے، انکو جو جرنیل صاحب کہتے تھے کہ آخری مکا میرا ہوگا، یہ بھی وہ آخری مکا لگانے کے موڈ میں ہیں؟ جناب وزیراعلیٰ صاحب، ہمارا مقصد ماحول کو تلخ کرنا نہیں لیکن جو ہمارے علاقوں کی محرومیاں ہیں، ان سے وقتاً فوقتاً آپکو آگاہ بھی کریں گے اور آپ سے یہ اپیل کریں گے کہ اس صوبے کے جو وسائل ہیں ان پر سارے صوبے کے ممبران اسمبلی اور ان ننانوے حلقوں کا حق ہے۔ اگر کل کی طرح چند مخصوص ضلعوں پر ان کی بندر بانٹ ہوگی، چند مخصوص طبقہ نوازا جائے گا تو شاید یہ جو آج ایک خوشی کی فضاء ہے اور جو عوام نے متفقہ طور پر آپکو آگے کیا ہے، شاید یہ پھر برقرار نہ رہ سکے۔ ہماری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ آپ جن حلقوں سے پچھلی حکومت میں زیاتیاں ہوئی ہیں، ان کا خصوصی خیال رکھیں اور جہاں تک صوبے کے حقوق ہیں، Net Hydle کے حوالے سے، میں یہ کہونگا کہ آئندہ جو اجلاس ہو آپ نئے سرے سے اسکو اسمبلی میں لائیں کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ماضی کی حکومت میں ثالثی کی بنیاد پر مرکزی حکومت کے ساتھ جو Net Hydle کے حوالے سے معاملات طے کئے تھے وہ کسی طرح سے بھی صوبے کے مفاد میں نہیں تھے بلکہ صوبے کے جو حقوق تھے، ان پر سمجھوتہ تھا۔ ہماری یہ درخواست ہوگی کہ آپ صوبے کے حقوق کی لئے بھی مرکز میں آواز آٹھائیں اور انشاء اللہ یہ پوری اسمبلی آپکے ہاتھ اس طریقے سے مضبوط کرے گی جس طریقے سے پچھلی حکومت کے انہوں نے کئے تھے۔ شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ملک قاسم خان صاحب۔

<u>ملک قاسم خان</u>: زه د خپل زړه د کهرائ نه جناب هوتی صاحب ته د خپل قوم د طرفه، د خپلے حلقے د عوامو د طرفه د زړه د اخلاصه مبارکباد ورکوم او د الله تعالیٰ نه دعا کوم چه یا الله چه داپه کوم انداز کښ نن په متفقه طور باندے د دوئ انتخاب اوشو، خدایا پاکه د دے خلقو په اعتماد ئے پوره پوره اتراؤ کړے۔ جناب والا! نن په دے خوشحالئ کښ، زه د ضلع کرک سره تعلق ساتم، زه دے ټول هاؤس ته دا دعوت ورکورمه چه را د شی زما ضلعے ته، چه دا څه رنګے بشیر بلور صاحب، دا څه رنګے د فخر افغان پیروکار، د قائد عوام ذوالفقار

علی بهتو پیروکار د قوم د حقوقو، د حق دعویٰ کوی، ته راشه یو کرک ته توجه ورکړه چه هغه گیس، تیل، یورینیم، سیلیکان، جپسم، مالگه او هغه سپینه خاوره او هغه روړه خاوره چه کومه هغے ته وئیلی شی، هلته کښ وافر مقدار باندے موجوده دی۔ جناب والا! یو کرک، زه ذمه دارئ سره وایم که چرے یو کرک ته ئے توجه ورکړه، د الله په فضل سره پاکستان ته چه کوم دے هیڅ کمے نشته۔ دا ضلع کرک په صوبه سرحد کښ یو داسے ضلع ده، چه دا برونائی ده ځکه چه ما نن د کرک ضلعے د گرگرئ تیل راوړی دی، سیکرټری صاحب ته ما حواله کړی دی، هغه بوتل اوس راوغواړه، دے معزز د اسمبلئ ممبرانو ته ئے اوښایه۔ جناب والا! بالکل صفا تیل دی، نن چه هغه رااوځی، په هغے باندے خلق موټر سائیکلے چلوی، په هغے باندے جنریټرے چلوی خو نن مونږ ته هغه حق نه ملاویږی۔ ته وینے چه زه د گیس په سمندر پروت یم جناب والا، او زما ضلعے ته گیس نشته، زما ضلعے نه گیس پنجاب، سندھ او بلوچستان ته اورسیدو او زما گیس نشته۔ زما قوم دا فیصله کړے ده، جناب هوتی ته زه درخواست کوم چه را د شی، هلته کښ زما قوم سره، لکه څه رنگه چه دوئ د جرگے خبرے کوی، کښینی د، زه د ښنکلو اوبه نه مومم، د ښنکلو اوبو نه زه زار زار یم، زما کوهاټ ټول ډویژن ته هم دا یوه مسئله ده، ستر کروړ، نن د دے کوهیانو نه د کروړونو روزانه آمدن دے۔ چه ستر کوهیان ترے راوځی، جناب والا! زه دا یقین دهانی ورکوم چه ټول پاکستان، تمباکوپه د هیر شی، گوړے به د هیرے شی، که تا چرے صرف زما په معدنیاتو باندے توجه ورکړه، بیا هیڅ قسم ضرورت نشته ځکه چه زمونږ دا نن چه کومه نعره ده چه زمونږ وسائل زمونږ اختیار، نه منو د بل اختیار۔ جناب والا! زه دا خواست کوم چه په دے نعره باندے ځئ چه ټول کاربند شو، ټول یو شو او دغه حق، چه زه د خپلے کرک ضلعے بیانوم، راشه اووئے گوره او په دے کښ چه مونږه ته کوم تاوان ملاویږی، چه کوم Explosion کیږی، جناب والا! د هغے نه زما اوبه لاندے لاړے، زما چه څومره نقصان اوشو، فصلونه مے تباه شول او زمونږ هیڅ قسم تشفی اوسه پورے او نه شوه۔ جناب والا! زه چیف ایگزیکټیو صاحب ته دا خواست کوم چه په اولین فرصت کښ، دے ټول هاؤس ته لکه څه رنگه چه مے

مخکښ اووئیل چه را د شی او زما د کرک ضلعے هغه ټول معدنیات چه دی، که چرے دا ئے کیش کړل نو انشاءالله العزیز د پاکستان صرف دغه ډیر دی۔ دا انګریز چه زه نن هلته مزدورئ ته ځم، دا عرب چه زه ځم هلته مزرورئ ته، انشاءالله العزیز دوئ به دلته راځی، دوئ به زمونږه بوټان پالش کوی او جناب والا! ننه پورے زمونږ ضلعے ته 1947 نه اوسه پورے چا کتلی نه دی۔ زما ضلع هغه ضلع ده، چه په هغه غرونو کښ زمونږ د نیکه غوندے غیور او اوچت نیکه، د هغوی لاندے زمکے ئے سرے کړے وے، زه د خوشحال خټک نمسے یم۔ خوشحال خا ن خټک چه د کوم پنځه قومونه زمونږه خټک دی، که اکوړی دی، که بنزی دی، که ساغری دی، که بارک دی ټول خټک دی خو د اوبو د لاسه ورک دی۔ خدائے د پاره جناب والا! زمونږه د ابو څه انتظام چه کوم دے داسے اوکړه ځکه چه مونږ ته قوم دا میېډیټ راکړے دے، په یوه میاشت کښ قوم راته وئیلی دی چه که چرے کلی کلی ته ګیس را اونه رسیدو، مونږ پیسے باقاعده جمع کړے دی فیډرل ګورنمنټ ته، رسید زما په لاس دے، ننه پورے زمونږ ګیس باندے کار نه دے شروع۔ ما ته خپل قوم دا Net target راکړے دے چه که په یوه میاشت کښ زماقوم ته پائپونه نه اورسیدل، 92 کروړ روپئ پراجیکټ زما منظور دے خو هیڅ قسم سوئی ګیس باقاعده زمونږه کورونو ته، ځکه چه موجوده حالات کښ جناب هوتی صاحب، په کوم انداز کښ په خوش اسلوبئ سره چه الله پاک ده ته دا مقام ورکړو، په متفقه سره او زه دا یقین کوم چه په داسے انداز کښ به د هر ممبر په اعتماد دے پوره پوره، بلا امتیاز اتراویړی او زه یو ځل بیا د زړه د اخلاصه دا مبارکباد دے ټول هاؤس ته ورکوم چه دوئ کومه مظاهره اوکړه او جناب والا! سره د دے چه زه د خپل قوم نه ډیر مجبور یم، دا کوهاټ ډویژن او مونږ ټول A to Z یو یو چه مونږ به انشاءالله دا حق اخلو او دا ستاسو مطالبه ده چه خپل وسائل او خپل اختیار۔ مونږ خپل وسائل بیا بل چا ته نه ورکوؤ، دا زه اوس نه د دے سټیج نه دا اعلان کوم۔ جزاک الله، شکریه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب! تا سو به روستو چیمبر ته بیا راځئ۔ Thank you۔ جناب غنی داد صاحب! جناب غنی داد صاحب، ___میاں افتخار حسین صاحب!

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

میاں افتخار حسین: اودریږه دوئ ډیر وخت پس، د رولز په حواله باندے به اول خبره اوکړو بیا به تاسو، چه د 240د لاندے د124، Suspend کړے شی او د قرارداد پیش کولو اجازت د راکړے شی۔

جناب سپیکر: تاسو نه، ہاؤس سے میں اجازت لیتا ہوں کہ یہ رولز ہم Suspend کر لیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: Thank you، ___تو میرے معزز دوستو! اس پہ کافی پہلے بات بھی ہو چکی تھی، میٹنگ بھی ہو چکی، آج اس پہ Debate، کوئی ایک خاص بزنس کیلئے ہے لیکن چونکہ پارلیمنٹری لیڈرز اور یہ پہلے ڈسکس ہوئی، ان کی میٹنگ کرنے کے بعد میں خصوصی اجازت آپ سے لے رہا ہوں، اس میں مزید ابھی ہم اور گنجائش نہیں ڈال سکتے۔ آگے ہم جائیں گے، آپ کے جو بھی قرارداد آئیں گ ی، ہم اس کو آگے بڑھائیں گے۔ ابھی 240 رولز کے تحت رول 124 کو Suspend کیا جاتا ہے اور قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

## قرارداد

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! چونکه د ټولو مشرانو له اړخه متفقه طور دے هاؤس ته دا قرارداد پیش کیږی۔ اردو کښ لیکلے شوے دے، زه به ئے اووایم۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرت ی ہے کہ جو بیان سی آئی اے کے چیف کا اخبارات میں شائع ہوا ہے، اس کی مذمت کرتے ہیں اور مرکزی حکومت اس بیان کا سختی سے نوٹس لیں اور یہ اسمبلی مطالبہ کرت ی ہے کہ تمام معاملات افہام و تفہیم سے حل کئے جائیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The resolution is passed. Sorry, آپ سے Approval کیلئے اجازت لیتا ہوں۔ ہاؤس فیصلہ کرے۔

ایک آواز: جناب سپیکر! قرارداد میں سی آئی اے کے چیف کا نام نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وضاحت کریں؟

میاں افتخار حسین: دا جی دا ډیره ښه خبره ده خو دا په اخباراتو کښی نن راغلے وه، ډیره واضحه خبره وه۔ د سی آئی سے چیف هم دغه یو دے۔ سی آئی اے د امریکے دغه ده، ښکاره جاره هم دغه یو دے۔ بل څائے کښی خو سی آئی اے نشته که د دوئ په معلوماتو کښی بل څائے وی؟

جناب سپیکر: ایک بندہ بولے، ایک بندہ___ ابھی میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ

Is it the desire of the House that the resolution sought by Mian Iftikhar Hussain may be passed?

جناب سپیکر: ابھی جو Situation develop ہو رہی ہے۔ تو اس میں تمام پارٹیوں سے باری باری پوچھنا پڑیگا۔ تو------

جناب عتیق الرحمان: دا خو پاس شو کنه جی، دا خو پاس شو۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، یہ ابھی پاس نہیں ہوا۔ درانی صاحب Explanation کر رہے ہیں۔ آپ تھوڑا مائیک میں بولیں، سمجھ نہیں آئی۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب، مونږ ټولے سیاسی پارټئ دلته کیناستو او په صلاح باندے مونږ یو قرارداد اولیکلو چه هغه میاں افتخار حسین صاحب پیش کړو خو دے کښی روایات دا دی چه د هرے پارټئ یو نمائنده به ئے پیش کوی نو اوس به ئے زمونږ حافظ اختر علی صاحب پیش کړی، د هغے نه بعد به ئے پیر صابر شاه صاحب یا د هغه نمائنده پیش کړی، دلته چه کوم د هغوی معزز رکن وی۔ بیا به ئے پیپلز پارټی پیش کړی۔ بیا به د ټولو پارټیانو د طرفه قلندر لودهی صاحب دے، هغه به ئے پیش کړی۔ بیا به د هغے نه روستو تاسو دے هاؤس نه، چه ټول ئے پیش کړی، بیا به په هغے باندے تاسو تپوس اوکړئ نو زه گذارش کوم چه چونکه نوے نوے اسمبلی ده، د خپلو اراکینو نه دا خواست کوم، چونکه دا آغاز دے نو په دے کښی که دوئ دا زمونږ ریکویسټ اومنی چه حافظ صاحب به ئے پیش کړی۔ پیپلز پارټئ نه رحیم داد خان یا عبد الاکبر خان به ئے پیش کړی۔ پیر صاحب، نو بیا به تاسو زمونږ نه په هغے باندے تپوس اوکړئ چه تاسو د دے

سره متفق یئ؟ نو زه دا ستا سو په وساطت د پوره معزز ممبرانو نه ریکویسټ کوم چه تاسو د ے نورو ته هم موقع ورکړئ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ آپ لوگوں کی جتنی میٹنگز میں نے کروائی ادھر، تواس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اتنی تفصیلی میٹنگ کی بعد ساری پارٹیوں کی Consensus کے ساتھ، چونکہ ادھر سے قرارداد آگئی اور میں بھی پہلی دفعہ سیٹ پہ بیٹھا ہوں، اتنی Experience میرا ابھی نہیں تھا، میں بھی صاف بتاتا ہوں۔ ایک دفعہ میں نے ہاؤس میں آپ کو Resolution پاس کرنے کیلئے وہ کر دی ہے تو میرے ساتھ تعاون کریں۔ آپ اس حق میں ہیں، میرے جتنے بھی دوست بھائی کہ ہمیں اجازت دے دیں اس Resolution کو پاس کرنے کی، وہ اپنی رائے دیں کہ آیا یہ Resolution ہم پاس کریں؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب سپیکر: Thank you very much, thank you very much. The resolution is passed unanimously۔ ابھی جو آگے وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارکباد دے رہے تھے، میں نے غنی داد صاحب کو آواز دی تھی۔ اس کے بعد لیڈیز کا نمبر آتا ہے، وقت مختصر ہے تو تھوڑا تھوڑا، کوشش کریں کہ کم کم بولیں۔ Thank you ۔___ غنی داد خان تشریف نہیں رکھتے؟

جناب غنی داد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ۔۔۔۔۔۔

جناب سرفراز خان جدون: جناب سپیکر صاحب! ما مخکښې نوم رالیږلے دے او تراوسه پورے زما نمبر رانغے۔ مهربانی اوکړئ ماله ټائم راکړئ۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں آگے آپ کو موقع دونگا۔

ملک قاسم خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو صاحب، میں نے چیمبر میں بلایا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب غنی داد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زه د خپل طرف نه د خپلے حلقے د پی ایف 25 مردان د عوام د طرف نه امیر حیدر خان هوتی صاحب ته د زړه د کوم نه مبارکی ورکوم او د کامیابئ د پاره ئے دعاګو یم۔ جناب سپیکرصاحب! زه د وزیر اعلیٰ سره سره د هغه نورو سیاسی پارټو مشرانو او قائدینو ته هم خراج تحسین پیش کوم او مبارکی ورکوم چه هغوی د وخت د نزاکت احساس اوکړو، د تعمیری سوچ نه ئے کار واغستو او مثبت فیصلے ئے

اوکړے او په اتفاق رائے سره ئے فيصلے اوکړے او مخالفت برائے مخالفت ئے او نه کړو۔ جناب سپيکر صاحب! ننئ ورځ يو تاريخ ساز ورځ ده بلکه زه به دا اووايم چه د 2008 کال ټول تاريخ ساز دے ځکه چه په دے کال کښ، دا د ډکټيټر شپ خاتمه او د جمهوريت آغاز دے او د دے کال په فرورئ مياشت کښ انتخابات اوشو، پاکستانی قوم د سياسی پختګئ ثبوت ورکړو او دا سے ممبران او نمائندګان ئے اسمبلو ته اوليږل چه هغوی ته د وخت د نزاکت احساس او هغوی د خپل ذاتی مفاد او د سياسی وابستګو نه بالا تر، بالا بالا، ټولے فيصلے متفقه طور اوکړے او تر څو پورے چه د دے اسمبلئ تعلق دے، جناب سپيکر صاحب! دے اسمبلئ ته دا يو منفرد اعزاز حاصل دے چه دلته نه صرف دا چه د سپيکر او د ډپټی سپيکر صاحب بلا مقابله انتخاب اوشو بلکه نن د قائد ايوان هم بلا مقابله انتخاب اوشو۔ دا يقيناً يو ډير نيک شګون دےاو د يو ښه روايت آغاز دے۔ جناب سپيکر صاحب! د نورو ځايونو نه علاوه بلکه زيات دے صوبه کښ د سياسی مفاهمت او د رواداری ضرورت وو، ضرورت دے او ضرورت به آئنده هم وی ځکه چه دا صوبه ډيرو ګهمبيرو مسائلوسره مخامخ ده که هغه د صوبے د نوم مسئله ده، که د صوبائی خودمختيارئ مسئله ده، که د مرکز نه د خپلو حقوقو مسئله ده، که د بے روزګارئ مسئله ده او د ګرانئ مسئله ده او که نورے ډيرے بے شماره مسئلے دی، د دے مسئلو حل د سياسی مفاهمت، د روادارئ او د اتفاق نه بغير ممکن نه دے۔ پکار ده چه مونږ ټول يک آوازيو نو زمونږ په زور کښ او په خبره کښ به بيا طاقت وی۔ جناب سپيکر صاحب! امير حيدر خان هوتی صاحب چه د مردان مردم خيز ضلع سره ئے تعلق دے، يو زيرک، پر عزم اونوجوان سياستدان دے۔ سياست ئے په رګ و ريشه کښ دے۔ سياست ورته په وراثت کښ ملاؤ شوے دے او د هغه خپله ايجنډا هم د مشاورت د ډائيلاګ او د جرګے ده نو زما دا پوخ يقين دےدے چه انشاءالله تعالیٰ وزير اعلی صاحب به دا د مفاهمت فضا برقرار ساتلو کښ خپل پوره پوره کردار ادا کوی او چونکه د هغوی حيثيت اوس د دے صوبے د وزير اعلیٰ دے نو زه يقين لرم او اميد لرم چه هغوی به د دے معزز ايوان هر يو معزز رکن ته خپل جائز مقام ورکوی او په اهم او ضروری مسائلو باندے، چه د صوبے مفاد سره ئے تعلق وی

په هغے باندے چه څنګه ئے داسے اوس اوکړل، آئنده به هم د نورو سیاسی پارټو قائدین په اعتماد کښ اخلی، مشوره به ورسره کوی چه دا کوم مفاهمت دے ، دا کومه ښه فضا ده، دا برقرار پاتی شی۔ جناب سپیکر صاحب! زه امید لرم چه ډپټی سپیکر صاحب، تاسو پخپله، جناب امیر حیدر خان هوتی صاحب او د هغوی د کابینے معزز ممبران، دا به ټول خپلے خپلے ذمه داریٔ ډیرے خوش اسلوبئ سره ادا کوی چه مونږه او تاسوټول د دے قابل کړی چه مونږه خلقو ته سرخرو شواو هغوی سره مونږه کومے وعدے کړی دی، هغه پوره کړو۔ جناب سپیکر صاحب! زه به دا خپل تقریر صرف د مبارکئ تر حده پورے محدود اوساتم، په نورو مسائلو د وینا په مناسب وخت باندے خبرے کیږی۔ زه یو ځل بیا د زړه د اخلاصه امیر حیدر خان هوتی صاحب ته مبارکی ورکوم او دعاګو یم چه خدائے پاک د کامیاب کړی۔ ډیره ډیره شکریه،ډیره ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب۔ Thank you۔

جناب سپیکر: Thank you۔ لیڈیز میں سے معزز ممبر صاحبہ، سنجیدہ یوسف بی بی۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! آج میں امیر حیدر خان ہوتی کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ان کا بلا مقابلہ (قطع کلامی) نہیں، میں کیسے بولوں؟ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری معزز ارکان سے درخواست ہے کہ آپ چٹ بھیجتے ہیں، آپ ذرا بیٹھیں جی، میں بات کرتا ہوں۔ آپ جو بھی چٹ بھیجیں اس کے ساتھ اپنی Affiliation، میں نے دس مرتبہ کہا میں پورے ہاؤس کو موقع دے رہا ہوں۔

جناب سرفراز خان جدون: جناب سپیکر صاحب! ما ډیر مخکښ چټ را لیږلے دے او تر اوسه پورے زما نمبر رانغے ؟ مهربانی اوکړئ مونږ ته وخت راکړئ۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سب کو موقع ملے گا۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: اب میں امیر حیدر خان ہوتی کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع مل رہا ہے، آپ کو موقع مل رہا ہے۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: دل کی گہرائیوں سے بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔اس سے قبل سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا بلا مقابلہ منتخب ہونا سیاسی جماعتوں کی باہمی مفاہمت کا نتیجہ ہے۔جناب،اس سے قبل ڈپٹی سپیکر کا مقابلہ نہیں ہوااور وہ بھی اسی Tent کا نتیجہ ہے۔یہی سیاسی یکجہتی ہمیں مرکز میں بھی نظر آئی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں نے بے انتہا قربانیاں دیں۔ اس کی تاریخ ساز مثال محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کی شہادت ہے جنہوں نے جمہوری اداروں کیلئے اور آئین کی بالادستی کیلئے اپنی شہادت پیش کی،اپنی جان کا نذرانہ پیش کیااور ان اداروں کی اپنے خون سے آبیاری کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں ورثے میں غربت وافلاس،بے روزگاری،مہنگائی اور دہشت گردی جیسے مسائل ملے ہیں لیکن ہم یہ توقع کرتے ہیں اپنے نوجوان وزیر اعلیٰ صاحب سے جن کی قیادت میں ہم، چونکہ وہ Talented ہیں اور نوجوان ہیں،ان کے زیر قیادت ہم ان مسائل پر قابو پالیں گے۔ میں اس ایوان میں اس موقع پر خواتین کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین کے خلاف امتیازی قوانین ختم کئے جائیں۔خواتین کو Decision making process میں نمائندگی دی جائے،سرکاری ملازمتوں میں خواتین کا کوٹہ ان کی آبادی کے تناسب سے مختص کیا جائے،ہر ضلع میں حکومت کی سطح پر Mega Projects Industrial Zones قائم کئے جائیں تاکہ جو خواتین معاشی بدحالی کا شکار ہیں وہاں ان کو تربیت دی جائے اور اس کی Funding حکومت کرے۔ مسائل تو ویسے خواتین کے بہت زیادہ ہیں لیکن پانچ سالوں میں ہم اپنے مسائل پیش بھی کرتے رہینگے اور آپ سے ان کی تائید بھی چاہتے رہیں گے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔Thank you۔ سپیکر صاحب! میں امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد دیتی ہوں اور ان کو اس بات کی یاددھانی کراتی ہوں کہ آپ کو یہ عہدہ،یہ مقام عزت اپوزیشن نے،حکومت نے یا پارٹی نے نہیں دیا بلکہ اللہ پاک کی پاک ذات نے عطا کیا اس لئے آپ کو اس کیلئے اللہ کا شکر گذار ہونا چاہیئے اور اپنے تمام اختیارات کو اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کرنا چاہیئے۔اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ ہے اور انسان اس کو صرف امانت کے طور استعمال کرتا ہے اور سپیکر صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ نے Two ratio two کا جو قانون بنایا تھا ہمارے لئے،اسے برقرار رکھیں،Five ratio two نہ کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو بی بی۔ مسٹر ظاہر شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ: شکریہ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے امیر حیدر ہوتی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں C.M, elect، منتخب ہونے پر اور ساتھ اس چیز کی معذرت بھی چاہونگا کہ جس وقت یہ Process چل رہا تھا تو میں اور میرے ساتھی طہماش خان موجود نہیں تھے ہم ایک کام کے سلسلے میں کہیں گئے تھے اور ساتھ ہی ساتھ میں عبدالاکبر خان کی اس بات کی بھی تصحیح کرتا چلوں کہ یہ ہاؤس 115 بندوں پر اس وقت مشتمل ہے اور 113 بندوں نے ان کے Support کا اعلان کیا ہے۔ اس پر میں اور طہماش خان سمیت 115 بنتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اور طہماش خان کی طرف سے اور ریکارڈ کی درستگی کیلئے بتانا چاہتا ہوں کہ 115 کے 115 ہاؤس نے ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ اس ہاؤس کو جیسا کہ Unanimously ان کا Election ہوا ہے، ان پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جیسے اس ہاؤس نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور اگر ایسی فضا رہی تو انشاء اللہ ہم صوبے کے مسائل کو، صوبے کی جو مشکلات ہیں، ان کو، اکھٹے چلے تو انشاء اللہ ہم اسے کامیابی سے ہمکنار کرینگے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دفعہ پھر میں سی ایم صاحب کو، امیر حیدر ہوتی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کے ہر اچھے کام میں شانہ بشانہ چلیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب فضل اللہ صاحب۔

جناب فضل اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب! زه د خپل طرفه او د شانګلے د عوامو د طرف نه د Young وزیراعلیٰ امیر خان، امیر حیدر خان هوتی ته مبارکباد ورکوم او د تعاون یقین دهانی ورکوم چه دے به، دے Young وزیر اعلیٰ دے او انشاءالله دے به د Young کسانو ډیر زیات خیال ساتی (قهقهے) د امن و امان د پاره به دے ډیر ښه کوشش کوی انشاءالله. ولے چه د امن وامان د ټولو نه زیات دغه زه یم، زما خاندان ترے affect شوے دے۔ انشاءالله د امن و امان دغه کښې مونږ به ده سره تعاون کوؤ او په دے هم خوشحاله یو چه دے د مردان نه راغلے دے، دے به د مردان، ملاکنډ او سوات روډ خاص خیال اوساتی ولے چه په تیر شوی حکومت کښې دا ډیر نظر انداز کړے شوے دے۔ مونږ سره مور د میرے شوے ده او دے به مونږ له آئنده د ورورولئ او د دغه لاس راکوی، زمونږه به ډیر خیال ساتی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: فضل اللہ صاحب جو ایک جوان بندے ہیں، انکے اچھے جذبات کے ساتھ ہمیں نماز کی طرف متوجہ کیا جارہا ہے تو بہتر ہوگا کہ میں اب قائد ایوان کو دعوت دے دوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ (تالیاں)

## سپاس تشکر

جناب امیر حیدر خان ھوتی (وزیراعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! ددے معزز هاؤس ډیرو عزت مندو او ډیروقدرمنوممبرانو صاحبانو، زما خوئندو! د ټولو نه اول وړومبے خو زه د پاک پروردګار شکر ګذار یم او بیا ستا سو د ټولو ډیر مشکور یم چه د کوم اعتماد اظهار نن تاسو اوکړو، ستاسو مینه، ستا سو اخلاص، ستا سو ملګرتیا، حقیقت دا دے چه زه هغه الفاظ نه موندم چه زه د دے هاؤس او ستا سو د ټولو شکریه ادا کړمه خو دومره به اووایم چه نن په کومه جذبه، په کوم نیت، په کوم سوچ تاسو په مکمل اتفاق رائے ما سره ملګرتیا اوکړه، خدائے د ما له وس او همت راکړی چه په راروانو پنځو کالو کښې هم په دے، هم په دغه جذبه او هم په دغه شان په روغ نیت زه ستا سو په ذریعه د دے ټولے صوبے خدمت اوکړم، دغه به زما د ټولو نه لویه کامیابی وی (تالیاں) نن د دے فیصلے په نتیجه کښې مونږه ټولو یو ډیر بهترین Message convey کړو، هم خپلے صوبے ته او هم ټول پاکستان ته، منم چه مونږ د مختلف سیاسی ډلو سره تعلق ساتو، منم چه زمونږ سیاسی سوچ به د یو بل نه مختلف وی، منم چه زمونږ بعض Priorities به د یو بل نه مختلف وی خو نن د دے فیصلے په نتیجه کښې، چه کوم نن دلته اوشوه، مونږ یو Message ډیر واضحه Convey کړو چه د دے صوبے د پاره، د دے صوبے د خلقو د پاره، د هغوی د خدمت د پاره او د هغوی د بقا د پاره نن شکر الحمد لله دا ټول هاؤس یو دے او خدائے د هم دغه شان یو لری، انشاءاللہ۔ (تالیاں) محترم سپیکر صاحب! الیکشن چه په کومه طریقه او په کومو حالاتو کښې اوشو۔ هغے نه مونږه او تاسو ټول واقف یو۔ یو ډیر لوئے ټینشن وو۔ ډیر لوئے مشکلات او ډیرے سختے مرحلے وے۔ مونږه که د محترمه بینظیر بی بی د شهادت ذکر کوؤ، مونږه که د سوات د شهیدانو ذکر کوؤ، مونږ د چارسدے د شهیدانو ذکر کوؤ، مونږ که د دے ټولے صوبے د ټولو شهیدانو

ذکر کوؤ، مونږه که Print او د Electronic media، د هغے سترے او د هغے د جدوجهد ذکر کوؤ، مونږ که د وکیلانو د سترے ذکر کوؤ، مونږ که د اولس د هغے سترے او د هغے کوششونو ذکر کوؤ چه کوم سر ته رسیدلی دی نو مونږ د یاد اوساتو چه دغه ټول کوششونه د دے د پاره وو چه مونږ د د تورو تیرو نه را اوځو او مونږ د رڼرا ته راشو۔ نن شکر الحمد للّٰه د دغے ټولو کوششونو او د دغے قربانو په نتیجه کښې مونږه او تاسو ټول د تورو تیرو نه را اووتلو او نن مونږ رڼرا ته راغلو۔ خلقو ، Civil society، هغه شهیدانو خپله ذمه داری سر ته اورسوله۔ اوس زما اول او بیا ستاسو د ټولو دا ذمه داری جوړیږی چه مونږ په شریکه انشاءاللّٰه اوس د خپلو خلقو خدمت اوکړو او د خپلے صوبے خدمت اوکړو۔ دا به زمونږه د ټولو نه لویه کامیابی وی (تالیاں) محترم سپیکر صاحب! Policy statement خو به زه ډیر تفصیل کښې بیا زه په بله موقع ورکوم خو په دے موقع باندے یو څو Issues دا سے دی چه په هغے ضرور خبره کول غواړمه۔ ستا سو په اجازت، ټولو کښې اول د امن وامان مسئله ده زمونږ، Internal security problem چه کوم دے هغه زما په خیال چه تاسو ټول به ماسره په دے کښې متفق یئ چه نن دغه زمونږ او تاسو د پاره د ټولو نه لوئے چیلنج دے۔ کومه تباهی چه زمونږ اوشوه، کوم قتل عام چه په دے صوبه کښې اوشو، د کومو حالاتو نه مونږ تیر شو او د کومو حالاتو نه مونږ تیریږو۔ حقیقت دا دے چه ډیر لوئے قیمت مونږه او تاسو زمونږ دے صوبے او زمونږ خلقو ادا کړو او اوس مذید نور گنجائش نشته چه خدائے مه کړه نوره تباهی د اوشی۔ په دغه حواله باندے زما هم دغه خواست او هم دغه گذارش دے چه مونږه انشاءاللّٰه په دے خپله خاوره او په دے خپله صوبه کښې د امن د بحالئ د پاره هر ممکن کوشش او خپله سترے به کوؤ انشا ء اللّٰه۔ ما نه اکثر خلق تپوس کوی، بالخصوص میډیا تپوس کوی چه جی تاسو جرگے کوئ، جرگے به ستاسو څنگه وی؟ جرگے به په کومه طریقه جوړیږی، جرگے به چرته وی؟ زه نن د هاؤس کردار ته گورم، زه د نن کارروائی ته چه گورم نو زه نن ډیر په فخر دا اعلان کوم چه جرگے به مونږ نورے هم ډیرے جوړوؤ علاقائی خو زما د پاره زما د ټولو نه لویه جرگه دا جرگه ده چه نن کومه زما وړاندے دلته ناسته ده (تالیاں) او دا هغه جرگه ده چه انشاءاللّٰه شریکه به

مونږه د امن د بحالئ د پاره په خپله صوبه کښې انشا ء اللّٰه کوششونه کوؤ۔ د طاقت د استعمال او د قوت استعمال ټول عمر آخیرے Optionپکار دے خو د بدقسمتئ نه په تیرو څو کالونو کښې هغه زمونږه د حکومتونوړومبنے آپشن وو او د هغے طاقت د بے جا استعمال په وجه باندے معاملات د ښه کیدو په ځائے باندے نور هم خراب شول۔ د دغے احساس مونږه ټولو ته دے۔ مونږه ځکه برملا وایو چه خپلو یتیمانانو بچو ته ګورو، خپلو مائندو خوئندو ته ګورو، هغه مشرانو ته ګورو چه د چا په کورونو کښې نن تورے تیارے دی۔ مونږه دے خپل خوار و زار کور ته ګورو نو مونږه نن ټولو ته دا یو اپیل کوؤ، دا یو خواست کوؤ، دا یو درخواست کوؤ چه مونږ دهشتګرد نه یو، مونږ تخریب کار نه یو، مونږ اخلاص مند خلق یو، مونږ مینه ناک خلق یو، مونږ امن غواړو، مونږ محبت غواړو، مونږ خوشحالی غواړو، مونږ آبادی غواړو۔ مونږ د خپلو بچو د پاره خود کش جیکټے، ټوپک او ګولئ نه غواړو، مونږ د خپلو بچو د پاره تعلیم غواړو، قلم غواړو، یو روښانه مستقبل غواړو (تالیاں) دا نن، دا نن د دے هاؤس او د دے جرګے یو واضحه پیغام دے۔ هم خپل اولس ته، هم پاکستان ته، هم بهر دنیا ته او په دے حواله باندے محترم سپیکر صاحب! مونږه ته بعضے اصلاحات هم کول دی۔ زمونږه د پولیس فورس چه کوم، فرنټئر کانسټیبلری چه کومه ده، هغے مونږه ته ډیر کمے بیشے دے، د هغے نه تاسو خبر یئ۔ هغه اصلاحات به انشا ءاللّٰه چه کله بیا مونږه تفصیلی خپله ایجنډا ورکوؤ، په هغه حواله باندے به بیا مونږه خبره کوؤ خو د دے سره سره یو ګزارش اوکړم چه جرګه به هم کوؤ، مذاکرات به هم کوؤ، سترے به هم کوؤ خو د خلقو د ژوند او د مال تخفظ چه کوم دے نو دا د حکومت د ټولو نه لویه ذمه واری جوړیږی او په دغه باندے به انشا ءاللّٰه په هیڅ صورت باندے مونږه Compromiseنه کوؤ۔ د خپلو خلقو د ژوند او د هغوی د مالونو تخفظ به انشا ءاللّٰه دا ګورنمنټ کوی که خیر وی (تالیاں) محترم سپیکر صاحب! Provincial autonomyیو داسے مسئله، یو داسے ایشو چه زمونږه د صوبے یو ډیره بنیادی او اهمه مسئله ده۔ زما هر مشر، زما هر ورور، هر Colleagueاو زما خوئندے هم چه پاخی نو هغوی هغه مشکلات او هغه مسئلے یادوی چه کومے هغوی ته د هغوی په حلقو کښې او په

علاقو کښې پیښے دی او ډیر مشکلات دی، ډیر تکلیفات دی خو چه څو پورے وسائل نه وی او په خپلو وسائلو باندے زمونږه او ستاسو خپل اختیار نه وی نو مونږه او تاسو د خپلے صوبے او د خپلو خلقو خدمت په بهترین انداز او په بهترینه طریقه باندے نه شو کولے۔ دغه د وسائلو هغه جنګ دے چه زما خواست او درخواست به تاسو ته وی، دے ټول هاؤس ته به وی چه دا جنګ به انشاءالله مونږه په شریکه کوؤ او دا جنګ به انشاءالله مونږه په شریکه ګټو د دے خپلے خاورے د پاره او د خپلو خلقو د پاره (تالیاں) Provincial autonomy, political, fiscal او Financial د دے نه بغیر زمونږه د مسئلو حل ممکن نه دے او د دے د پاره به انشاءالله مونږه خپله سټرے او خپل جدوجهد کوؤ او زه د دے سره سره هیلتھ، ایجوکیشن، Un-employment, Price hike او بیا Social او Economic developments, foreign investments, local investments, industries په دے حواله باندے هم، ستاسو په علم کښې ده چه زمونږه په صوبه کښې ډیر لوئے کمے دے او زه دا ګڼړم چه زما د پاره بیشکه چه نن دا یو اعزاز دے، زما د پاره دا یو ډیره لویه خوشحالی ده چه نن دا عزت ماله خدائے راکړو او دا مهربانی تاسو اوکړه، دے هاؤس اوکړه خو د دے سره سره چه ما نه چرے دا هیر نه شی چه نن څومره دا لوئے اعزاز دے دومره دا لویه ذمه واری ده او مونږه ته ډیر څه کول دی د دے خپلے صوبے د پاره۔ خلق ډیر وړاندے لاړل او مونږه ډیر روستو پاتے شو۔ مونږه ته ډیر څه کول دی خو خدائے د مونږه او تاسو له دومره وخت او دومره موقع راکړی چه له خیره مونږه د دے خپلے صوبے د پاره، د دے خپل کور د پاره او د دے خپلو خلقو د پاره انشاءالله څه اوکړے شو، په شریکه له خیره انشاءالله۔ په دے حواله باندے زه د محترم پرائم منسټر صاحب، یوسف رضا ګیلانی صاحب ډیر مشکور او ډیر شکرګزار یم۔ هغوی چه کوم Hundred days plan ورکړے دے نو حقیقت دا دے چه زمونږه او ستاسو د ټولو د جذباتو او د احساساتو ترجمانی هغوی کړے ده۔ د Provincial autonomy په حواله باندے او د نور ریفارمز په حواله باندے یو ډیر جامع پروګرام هغوی ورکړے دے۔ مونږه د هغوی هم شکرګزار یو او د هغے سره سره زما په خیال چه کومه رهنمائی په مرکزی سطح باندے مونږه ته محترم اسفندیار

ولی خان صاحب، محترمه آصف زرداری صاحب ، محترم نوازشریف صاحب، محترم مولانا فضل الرحمان صاحب ، زما په خیال چه مونږه له نن د هغوی په کردار باندے فخر پکار دے ، نن شکر الحمدلله د هغوی په قیادت کښ دا ملک په یو صحیح سمت کښ انشاءالله روان دے له خیره (تالیاں) په آخر کښ محترم سپیکر صاحب! زه به خپل خدائے ته دا سوال کوم چه زما د ټول عمر دا یاد وی چه دا کرسئ نن شته سبا به نه وی، زما د ټول عمر دا یاد وی چه په دے کرسئ ناست خدائے د ما د غرور او تکبر نه ساتی، په دے کرسئ ناست خدائے د ټول عمر ما کښ خاکساری او عاجزی ساتی، دغه به زما د ټولو نه لویه کامیابی وی (تالیاں) په آخر کښ یو ځل بیا زه د دے ټول هاؤس، ستاسو د ټولو، محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیر زیات مشکور او شکرگزار یم۔ الله تعالیٰ د مونږه ټولو له کامیابی راکړی چه مونږه د خپلے خاورے او د خپل وطن خدمت په صحیح طریقه او په صحیح شان اوکړے شو۔ ډیره مهربانی او ډیره مننه (تالیاں)

**جناب سپیکر:** ډیره شکریه، ډیر ښه۔ اب موجودہ اجلاس سے متعلق گورنر صاحب صوبہ سرحد کاایک فرمان پڑھ کر سناتا ہوں،آرڈر۔ "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Owais Ahmad Ghani, Governor of the North West Frontier Province do hereby order that the Provincial Assembly shall on ascertainment of the Members of the Provincial Assembly to be the Chief Minister who commands confidence of the majority of the Members, stands prorogued till such date as may hereafter be fixed." اس فرمان کی روسے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کی لئے ملتوی کرتا ہوں۔Thank you۔

---

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)